پندرہ روزہ
الہلال
ٹورانٹو - کنیڈا
25¢
۲۰ ذیقعدہ ۱۴۰۰ھ
۳۰ ستمبر ۱۹۸۰ء
بیرون وطن پاکستانیوں کا ترجمان - شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار
جلد: ۹
شمارہ: ۱۴

پاکستان اور کویت میں وسیع تر اقتصادی تعاون پر اتفاق رائے

زیر غور تمام معاملات پر مکمل ہم آہنگی - بات چیت دو گھنٹے تک انتہائی دوستانہ اور برادرانہ ماحول میں ہوئی، دونوں رہنماؤں نے باہمی تعلقات جنوبی ایشیا اور مشرق وسطیٰ کے مسائل پر تبادلۂ خیال کیا

صدر ضیاء الحق اقوام متحدہ میں عالم اسلام کا موقف پوری قوت اور صلاحیت سے پیش کریں گے، پورے عالم اسلام کو صدر ضیاء پر مکمل اعتماد ہے وہ اقوام متحدہ میں جو کچھ کہیں گے اسے پورے عالم اسلام کی حمایت حاصل ہو گی صدر کے ساتھ مذاکرات میں ہمارے درمیان مکمل ہم آہنگی رہی



ایوان صدر میں امیر کویت کی طرف سے صدر جنرل ضیاء الحق کے اعزاز میں دی گئی ضیافت کا منظر

اسلامی مسائل پر متحدہ موقف اختیار کرنا ضروری ہے: امیر کویت

صدر نے امیر کو علاقائی صورتحال سے آگاہ کیا، کویت کے تعاون پر اظہار تشکر

آغا شاہی اور غلام اسحاق خان نے امیر کویت کو حالات و واقعات سے آگاہ کیا

اسلام آباد ـــــ پی پی / پی پی آئی) کویت کے امیر شیخ جابر الاحمد الصباح نے آج راولپنڈی میں صدر جنرل محمد ضیاء الحق سے باضابطہ بات چیت کی۔ دونوں ملکوں کے سربراہوں نے دو طرفہ تعلقات جنوبی ایشیا اور مشرق وسطیٰ کی صورتحال کے حوالے سے موجودہ بین الاقوامی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا۔ ... دونوں وفدوں کے درمیان تمام معاملات پر گہری ہم آہنگی پائی گئی۔ انہوں نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں زیر بحث آنے والے معاملوں ... یہ بات چیت دو گھنٹے جاری رہی، برادرانہ مفاہمت کے جذبے کے ساتھ نہایت خوشگوار اور دوستانہ ماحول میں ہوئی۔ صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے ... کا مختصر جائزہ پیش کیا۔ اور پاکستان کی ان کوششوں پر روشنی ... امن اور سلامتی کے تحفظ کے لئے کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے ملک ... کی صورتحال کا جائزہ بھی پیش کیا اور پاکستان کی ترقیاتی کاموں کو ...

... کے بارے میں بتایا۔ کویت پاکستان کے مختلف ترقیاتی منصوبوں میں جو تعاون کر رہا ہے۔ صدر نے اس کو سراہا۔ وزیر خارجہ آغا شاہی نے معزز مہمان کو افغانستان سے متعلق اسلامی ملکوں کے وزرائے خارجہ کی اسٹینڈنگ ...

... کمیٹی کے کام اور پاکستان کی اپنی کوششوں سے آگاہ کیا جو وہ اس علاقے اور مشرق وسطیٰ میں امن اور استحکام کے لئے کر رہا ہے۔ وزیر خزانہ غلام اسحاق خان نے امیر کویت کو ملک کی اقتصادی ترقی سے آگاہ کیا۔ شیخ جابر الاحمد الصباح نے پاکستان کے ساتھ تعلقات کو مضبوط بنانے کے عزم کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ تعلقات پہلے ہی انتہائی خوشگوار ہیں۔ معزز مہمان نے عالم اسلام کو درپیش مسائل پر متحدہ موقف اختیار کرنے اور عالم اسلام کے درمیان اتحاد کو اور مستحکم بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے اپنے پرجوش استقبال اور مہمان نوازی پر شکریہ ادا کیا۔ بات چیت میں نائب وزیر اعظم وزیر خارجہ شیخ صباح الاحمد الجابر الصباح، وزیر خزانہ جناب عبدالرحمٰن العتیقی، اسلامی امور و اوقاف کے وزیر یوسف جاسم الحجی، صنعت و تجارت کے وزیر جناب عبدالوہاب النفیسی اور دوسرے اعلیٰ حکام نے امیر کویت کی مدد کی۔

پاکستان کے اسلامی کردار کے بارے میں کسی کو کوئی شک و شبہ نہیں ہونا چاہئے: صدر ضیاء

کونسلر سیاسی بنیاد پر عوام کی خدمت کریں اگر انہوں نے سیاسی رویہ اختیار کیا تو عوام انہیں برداشت نہیں کریں گے، مانسہرہ میں کونسلروں سے خطاب

عوام کے مسائل ترجیح کے مطابق حل کئے جائیں گے

کونسلر وسائل بڑھانے کے جوش میں غیر مناسب ٹیکس نہ لگائیں

مانسہرہ ـــــ پی پی / پی پی آئی) صدر ضیاء الحق نے عوام کو یقین دلایا ہے کہ ان کے مسائل ترجیح کے مطابق حل کئے جائیں گے انہوں نے بلدیاتی کونسلروں سے کہا کہ وہ مقامی سطح پر ترقیاتی منصوبوں پر عملدرآمد کے لئے تمام دستیاب وسائل کو بروئے کار لائیں۔ مانسہرہ ڈسٹرکٹ کونسل ہال میں کونسلروں سے خطاب کرتے ہوئے صدر نے کہا کہ حکومت تعلیم کو اولیت دے رہی ہے کیونکہ تعلیم ...

... شعبہ پاکستانی قوم کو دنیا کی ترقی یافتہ ترین اقوام کے ہم مرتبہ کر سکتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ میں ہزارہ ڈویژن کے عوام کے شدید مسائل سے آگاہ ہوں۔ انہوں نے صوبہ سرحد کے چیف سیکرٹری کی سربراہی میں ایک کمیٹی کا اعلان کیا جو مسائل کا جائزہ لے گی اور انتہائی ضروری مسائل کے حل کے لئے قابل عمل ترقیاتی منصوبے بنائے گی۔ اس کمیٹی میں مقامی بلدیاتی کونسلوں کے چیئرمین بھی شامل ہوں گے۔ اس اجتماع میں کوہستان ضلع کے متعدد کونسلر بھی موجود تھے ...

... کوئی شک و شبہ نہیں ہونا چاہئے۔ صدر نے کہا کہ صوبہ سرحد کے ... ان مشکلات کا سامنا ہے ... فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کا بنیادی جمہوریت کا نظام ... شکل میں موجود ہے ... انتخابات ... بنیادی جمہوریت ... بنیادی ڈھانچہ ختم ہو گیا ہے ...

پاکستان اور بھارت اکتوبر سے نومبر تک ۶ ٹیسٹ میچوں کی ہاکی سیریز کھیلیں گے

پہلے ۳ بھارت میں اور باقی پاکستان میں کھیلے جائیں گے۔ کھلاڑیوں کے انتخاب کیلئے ۱۲ ستمبر سے کراچی میں تربیتی کیمپ شروع ہو گا

کراچی ـــــ پی پی) پاکستان اور بھارت اس سال ۲۵ اکتوبر سے ۸ نومبر کے دوران ہاکی ٹیسٹ میچوں کی سیریز کھیلیں گے ۳ میچ پاکستان میں اور ۳ بھارت میں کھیلے جائیں گے۔ اس بات کا اعلان آج یہاں پاکستان ہاکی فیڈریشن کے سیکرٹری بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) عاطف نے کیا۔ سیریز کے لئے پاکستان ٹیم کے نام کا اعلان ۲ اکتوبر کو کیا جائے گا۔ پاکستان ہاکی فیڈریشن کی جانب سے ترتیب شدہ پروگرام کے مطابق پہلے ۳ ٹیسٹ بھارت میں اور باقی پاکستان میں کھیلے جائیں گے ... دونوں ممالک کی باہمی رضامندی سے طے کی جائیں گی۔ پاکستانی اور بھارتی فیڈریشن کے عہدیداروں کے درمیان ابتدائی بات چیت ... ہے

حال ہی میں انٹرنیشنل ہاکی فیڈریشن کونسل اجلاس کے دوران ... میں ہوئی۔ دونوں ممالک کے عہدیداروں نے ہاکی ٹیسٹ سیریز پر اصولی طور پر اتفاق کیا۔ بریگیڈیئر عاطف کے مطابق پاکستان ہاکی ٹیم کے انتخاب کے لئے تربیتی کیمپ ۱۲ ستمبر سے کراچی میں شروع ہو گا ...



امریکی صدارت کے لئے پارٹی کی نامزدگی حاصل کرنے کے لئے یہودی لابی کے سامنے اینڈرسن، ریگن اور کارٹر کی سجدہ ریزی ... بشکریہ ...

مسلم ممالک بھارت سے تعلقات پر نظر ثانی کریں

برطانیہ کے اسلامک مشن کانفرنس کی قرارداد

... برطانیہ کے اسلامک مشن نے مسلم اور عرب ممالک سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ بھارت سے اپنے تعلقات پر نظر ثانی کریں کیونکہ بھارت میں مسلمانوں پر ہونے والے ظلم و تشدد کو روکنے کے لئے موثر اقدامات نہیں کر رہا ... اسلامک مشن کی سالانہ کانفرنس میں ایک قرارداد کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا ... قرارداد میں مسلم اور عرب ممالک سے کہا گیا ہے کہ وہ بھارت پر اقتصادی پابندیاں عائد کریں ...

شامی قیادت روس کی خوشنودی کیلئے مسلمانوں کا قتل عام کر رہی ہے

سید وقار علی

★★

شام میں آجکل اسلامی اتحاد کے علمبردار تنظیم اخوان المسلمون کے خلاف بڑے پیمانے پر کارروائی جا رہی ہیں۔ شام کے صدر جناب حافظ الاسد نے اس بات کا گزشتہ دنوں خود اعلان کیا ہے۔ عرب بعث سوشلسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ "ہمارے آدمی رجعت پسند اخوان گروہ سمیت تمام انقلاب دشمن گروہوں کا ہر جگہ پیچھا کر رہے ہیں"۔

نصف صدی قبل وجود میں آنیوالی تنظیم اخوان المسلمون اپنے معرض وجود میں آنے کے بعد سے اب تک مسلسل اسلامی اتحاد اور یکجہتی کے لئے کام کر رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ مشرق وسطیٰ میں بیرونی طاقتوں کی مدد سے مسلط کئے جانے والے حکمرانوں کی آنکھوں میں کانٹا بن کر کھٹکتی رہی ہے۔ جمال عبدالناصر کے زمانے میں اخوان پر جو مظالم روا رکھے گئے وہ تاریخ کا ایک سیاہ باب ہیں۔ انہیں قید کیا گیا، جلا وطن کیا گیا، پھانسیاں دی گئیں اور جسمانی اذیت پہنچانے کے نت نئے طریقے ان پر استعمال کئے گئے۔ ان سب مظالم اور وحشیانہ کارروائی کے باوجود یہ تنظیم اب تک نہ صرف زندہ ہے بلکہ صیہونیت کے خلاف اور اسلامی اتحاد کے لئے مصروف عمل ہے۔

ناصر مرحوم کے زمانے میں اخوان پر روا رکھے جانے والے مظالم کا مقصد علاقے میں روسی بالادستی کی کوشش کے علاوہ اسلامی اثرات کا خاتمہ کرنا بھی تھا اور آج شام میں برسر اقتدار حافظ الاسد کی حکومت کے پیش نظر بھی یہی مقصد ہے اور وہ بھی اخوان پر مظالم کے سلسلے میں ناصر مرحوم سے بازی لے جانے کی کوشش کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

شام سے اخوان کے لیڈروں اور اراکین کی شہادت کی خبریں روز ہی مل رہی ہیں۔ حد تو یہ ہے کہ اخوان سے وابستہ خواتین کو بھی موت کی سزائیں دیئے جانے کی بات کی جا رہی ہے۔ جیلوں میں قیدیوں کے ساتھ وحشیانہ سلوک کیا جا رہا ہے۔ جون کے مہینے کی خبر ہے کہ حافظ الاسد کے چھوٹے بھائی کرنل رفعت الاسد کی قیادت میں فوجی دستوں نے قیدیوں پر اس وقت فائرنگ کر کے درجنوں کو ہلاک کر دیا جب وہ مبینہ طور پر فرار ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔ خبروں میں مزید کہا گیا ہے کہ اس خبر کی اشاعت رکوانے کے لئے صحافیوں کو دھمکیاں بھی دی گئیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ شام کی جیلوں میں بند قیدیوں کی اکثریت محض اپنے نظریات کی بنا پر قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہی ہے اور اس کا جرم صرف یہ ہے کہ وہ اپنے ملک سے روسی اثرات کو ختم کر کے اسلامی اتحاد کے لئے جدوجہد میں مصروف ہے۔

شامی حکومت نے اپنے مخالفین کو کچلنے کے لئے صرف یہی کافی نہیں سمجھا بلکہ اس نے وہ وحشیانہ طریقہ بھی اختیار کر ڈالا جس پر مہذب دنیا میں روس کے زیر تسلط ممالک کے علاوہ اور کہیں بھی عمل نہیں ہوتا۔ ہر ملک کی حکومت اپنے شہریوں کی جان و مال اور عزت و آبرو کے تحفظ کی ذمہ دار ہوتی ہے لیکن شام کی قیادت نے خود اپنے ملک کے باشندوں کو آپس میں سیاسی اختلافات رکھنے کی بنا پر ایک دوسرے کو قتل کرنے کی کھلی چھٹی دیدی ہے۔ اب تک اس نے قانون کو اپنے ہی ہاتھ میں رکھا ہوا تھا اور اپنے مخالفین کو نیست و نابود کرنے کی کوشش وہ اپنی پولیس اور فوج کے ذریعہ ہی کر رہی تھی لیکن جب یہ کوشش زیادہ بارآور ثابت نہیں ہوئی تو ملک میں جنگل کا قانون نافذ کر دیا گیا۔ اب ہر شہری کو اس بات کی ترغیب دی جا رہی ہے کہ اگر وہ اپنے طور پر اخوان کے اراکین کو قتل کر سکے تو ضرور کرے اس سلسلے میں انعامات سے نوازنے کا اعلان بھی کیا گیا ہے۔ [illegible]

جناب حافظ الاسد [illegible] اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حافظ الاسد یہ سب کچھ کیوں کر رہے ہیں؟ آخر کیوں وہ مسلمانوں کے خون کے اتنے پیاسے ہو گئے ہیں کہ انہیں آجکل جگہ جگہ اخوان کے اراکین کو قتل کروانے کے علاوہ کوئی اور کام ہی نہیں ہے؟ اسکا جواب یہ ہے یہ سب کچھ وہ روس کی خوشنودی حاصل کرنے اور اس سے تعلقات میں استحکام پیدا کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔ ایک سال سے تقریباً دو ماہ پہلے حکومت شام کی طرف سے اس بات کا اعلان کیا گیا تھا کہ روس سے تعلقات مزید بہتر بنائے جائیں گے اس کے فوراً بعد اخوان پر مظالم کا سلسلہ یکدم تیز کر دیا گیا اور اس کے خاتمے کے لئے نئے نئے حربے استعمال کئے جانے لگے جن میں یاسر عرفات سے خفیہ معاہدہ اور شام میں اخوان کے قاتلوں کو انعامات سے نوازے جانے کا اعلان بھی شامل ہے اخوان کو مظالم کا نشانہ بنانے کے سلسلے میں یہی مقصد ناصر مرحوم کے پیش نظر بھی تھا۔ [illegible]

شام میں جنگل کا قانون نافذ کر دیا گیا ہے

اور اخوان المسلمون کے افراد کے قتل عام کی اجازت ہے

[illegible] سے بہتر تعلقات قائم رکھنے کا اعلان کیا تھا ساتھ ہی انہوں نے بعض مغربی ممالک سے بھی تجارتی معاہدہ کو فروغ دینا شروع کیا ہے۔ عراق پر روس کا اثر اگرچہ ابھی تک بہت زیادہ ہے لیکن اب وہ قدرے غیر جانبدارانہ پالیسی اپنا رہا ہے۔ اسی کی سزا شام اس کو ملک میں تخریبی کارروائیاں منظم کر کے دے رہا ہے۔ گزشتہ دنوں بغداد میں واقع شامی سفارت خانے سے بڑی مقدار میں اسلحہ اور گولہ بارود تک برآمد ہوا ہے۔

شامی قیادت کے اس درجہ روس کی جانب جھکاؤ کی وجہ شام کے وزیر خارجہ عبدالحلیم خدام کے الفاظ میں یہ ہے کہ روس سے اتنی امداد مل سکے جو شام کو فوجی لحاظ سے اسرائیل کے مقابل بنا سکے اس بات سے شامی قیادت کی سطحی سوچ کا اندازہ ہوتا ہے۔ حافظ الاسد روس سے تعلقات کی بہتری اور اس سے فوجی امداد کی لالچ میں اپنے کتنے ہی بھائیوں کو قتل کروا ڈالیں وہ اس سے اتنی اور اس نوعیت کی امداد حاصل کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے جس سے وہ اسرائیل کو زیر کر سکیں کہ روس کی اسلام دشمنی اب کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ مشرق وسطیٰ میں وہ ظاہری طور پر مسلم ممالک کی حمایت اس لئے کر رہا ہے کہ اس کے سیاسی مفادات اس بات کے متقاضی ہیں لیکن اسرائیل کا زیر ہو جانا اسے کبھی بھی گوارا نہیں ہوگا روس نے نہ صرف یہ کہ اسرائیل کے قیام میں اہم کردار ادا کیا ہے بلکہ اس کی بقا کے لئے بھی اس نے خاصا کام کیا ہے۔ عربوں سے جنگ کے دوران جب امریکہ، اسرائیل میں اسلحے کے انبار لگا رہا ہوتا ہے تو روس اس کو استعمال کرنے کے لئے اسرائیل کو افرادی قوت فراہم کر رہا ہوتا ہے۔ اسرائیل کی آبادی بڑھانے میں روس کا کردار نہایت اہم رہا ہے۔ اسرائیل عربوں کے مقبوضہ علاقوں پر اپنے پنجے مضبوطی سے گاڑنے کے لئے آجکل جو اقدامات کر رہا ہے روس ان میں بھی اس کا معاون ہے۔ اسرائیل کے اس طرح کے اقدامات میں سے ایک قدم یہ بھی ہے کہ مقبوضہ عرب علاقوں میں یہودی باشندوں کو آباد کیا جائے تاکہ وہاں مسلمان آبادی کا تناسب کم کیا جا سکے۔ مقبوضہ عرب علاقے الخلیل میں قائم کی جانے والی تین یہودی بستیاں بھی اسرائیل کی اسی پالیسی کا ایک حصہ ہیں اور اسرائیل کے اس اقدام کی روسی پشت پناہی اس بات سے عیاں ہے کہ ان تین یہودی بستیوں میں سے ایک میں وہ یہودی آباد کئے گئے ہیں جو روس نے اسرائیل کو فراہم کئے ہیں۔ امریکہ اسرائیل کو جتنی امداد فراہم کرتا رہا ہے روس نے آج تک کسی بھی عرب ملک کو اس کے برابر امداد فراہم نہیں کی یہی وجہ ہے کہ مصر کو جو روس سے انتہائی قریبی رابطہ رکھتا تھا مجبور ہو کر امریکہ کی طرف متوجہ ہونا پڑا۔ عراق کا تذکرہ ابھی اوپر ہم نے کیا ہے۔ جناب صدام حسین اب کلیتاً روس پر انحصار کے مقابلے میں نسبتاً غیر جانبدارانہ پالیسی کو ترجیح دے رہے ہیں۔ گزشتہ دنوں روس کے ایک اتحادی جنوبی یمن نے بھی فیصلہ کیا ہے کہ وہ روس کے ۵۰ فیصد مشیروں کو واپس کر دے گا۔

عرب ممالک کی روس سے اس بیزاری کی آخر وجہ کیا ہے؟ اس کا جواب یہی ہے کہ روس کی عالمگیر پالیسیوں نے یہ بات اب ڈھکی چھپی نہیں رہنے دی ہے کہ اسکی نظر میں اسلام اسکے مقابل دنیا میں ایک بڑی قوت ہے جسے وہ ناپسندیدگی کی نظروں سے دیکھتا ہے۔ لہذا وہ کسی بھی اسلامی ملک کو اتنی بڑی امداد فراہم نہیں کر سکتا جو اسے غیر مسلموں کے مقابلے میں موثر طریقے پر اپنا دفاع کرنے کے قابل بنا سکے۔ روس کی یہ اسلام دشمنی مشرق وسطیٰ تک ہی محدود نہیں بلکہ عالم اسلام کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک اس کی تمام پالیسیاں اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ کشمیر سے لے کر اریٹیریا تک اور افغانستان سے لے کر جنوبی یمن تک ہر علاقے میں اس کی اسلام دشمن پالیسیاں جناب حافظ الاسد سمیت تمام مسلمانوں کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہیں۔

جناب حافظ الاسد اردن کے شاہ حسین کے واشنگٹن میں مذاکرات اور شاہ خالد کے دورہ مغربی جرمنی کو بھی شک کی نظروں سے دیکھتے ہیں اور اسے وہ عرب ممالک کے مغربی دنیا کی طرف جھکاؤ کی علامت تصور کرتے ہیں حالانکہ یہ سب عرب ممالک کی غیر جانبدارانہ پالیسی اور علاقے کے مسائل کو حل کرنے کی مسلسل کوشش کا ایک حصہ ہے۔ متعدد عرب ممالک نے اسرائیل کے خلاف جہاد کے لئے تیار رہنے کا اعلان کیا ہے سعودی عرب کے شاہ خالد اور شہزادہ فہد نے بھی فلسطین کی تنظیم آزادی کے سربراہ جناب یاسر عرفات کو اپنی مکمل حمایت کا پھر یقین دلایا ہے لہذا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ علاقے کے کچھ ممالک امریکہ کی طرف جھکاؤ کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں اور حافظ الاسد کے روس کی طرف اس حد تک جھکاؤ کا جواز کہ وہ امریکی اثرات کے مقابلے کے لئے روس سے تعلقات میں مزید استحکام چاہتے ہیں بالکل بے معنی ہے۔

مختصر یہ کہ جناب حافظ الاسد روس سے تعلقات بہتر ہونے اور اس سے اتنی فوجی امداد ملنے کی جو اسرائیل کا مقابلہ کرنے کے لئے کافی ہو جو امید وابستہ کئے ہوئے ہیں وہ خوش فہمی سے کچھ زیادہ نہیں ہے اور اس کے لئے وہ اپنے ملک میں اپنے بھائیوں کا جو قتل عام کر رہے ہیں اور اپنے پڑوسی ممالک سے بھی محاذ آرائی کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں اس سے نہ صرف یہ کہ ان کی حکومت کا استحکام خطرے میں پڑ سکتا ہے بلکہ مقبوضہ عرب علاقوں کی آزادی کی جدوجہد پر بھی منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں کیونکہ آپس کے نفاق اور انتشار سے اسرائیل کے حوصلے اور زیادہ بلند ہو جائیں گے۔

اخوت کا بیاں ——— علامہ اقبالؒ

ہوس نے کر دیا ہے ٹکڑے ٹکڑے نوعِ انساں کو
اخوت کا بیاں ہو جا محبت کی زباں ہو جا
یہ ہندی وہ خراسانی یہ افغانی وہ تورانی
تو اے شرمندۂ ساحل اچھل کر بے کراں ہو جا

نام اک بھلا سا

نسرین سکندر

پچھلے دنوں اپنی ایک دوست کے گھر گئی ہوئی تھی میری دوست خاصی پُرخلوص اور ملنسار لڑکی ہے [illegible]

[illegible] کہاں پہنچ گئی ہے لوگ جدیدیت کی طرف بھاگ رہے ہیں لہٰذا اب کو الٹرا موڈرن ظاہر کرنے کے لئے عجیب عجیب مضحکہ خیز تبدیلیاں لائی جا رہی ہیں۔ طرز زندگی کو بدلنے کے لئے یا یوں سمجھیں زندہ رہنے کے لیے تبدیلی ایک اچھی علامت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب بچوں کے "نک نیم" بھی تبدیل ہوتے جا رہے ہیں۔ اب وہ ایسے ہی "لاڈو" کہیں پیار میں سونی، بی بی، جیسی، گوشی، شوگی، ببلی، بوبی اور گڈو میاں کو ولی، رفی، ذوقی، لکی جیسے ناموں سے پکارنے لگے ہیں۔ اور یہ نام اب اتنے پاپولر ہو رہے ہیں کہ اصل نام پس غائب ہوتے جا رہے ہیں۔ لوگ بچوں کے اصل نام کو یکسر فراموش کر دیتے ہیں۔

خیر جی! ہم بھلا اعتراض کرنے والے کون۔ آپ کے بچے ہیں! جو جی چاہے نام رکھیں، مگر ایک ماہر نفسیات کے نقطہ نظر سے میں اتنا ضرور عرض کروں گی کہ ناموں کا بچے کی زندگی پر بڑا گہرا اثر پڑتا ہے ہماری زندگی میں ناموں کی بڑی اہمیت ہے اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کے اچھے نام رکھنے کی تاکید کی ہے۔ بچے کا نام ایسا رکھنا چاہیئے جس میں دلکشی کے ساتھ ساتھ تقدس بھی ہو۔ پُروقار اور بھاری بھرکم نام جن میں پیار بھی ہو جیسے ذوالفقار، سلطان، سکندر، شجاعت! رحمان اور عالیہ، عزہ، فرزانہ حالانکہ یہ نام رکھے ضرور جاتے ہیں مگر نِک نام کے چکر میں ان کی اپنی اہمیت دب کر رہ جاتی ہے۔

بچپن میں پڑ گئے پیار کے نام ساری زندگی بچے کی شخصیت کا احاطہ کئے ہوتے ہیں اور بعض اوقات بچہ بڑا ہو جانے کے باوجود ان ناموں کے طلسم سے باہر نہیں نکل پاتا۔

مثلاً ہمارے بھائی جان کے ایک دوست ہیں خدا جانے ان کا اصل نام کیا ہے مگر سب انہیں گڈو کہہ کر پکارتے ہیں۔ اب جبکہ وہ ماشاءاللہ [illegible] ہیں۔ تین پیارے پیارے بچوں کے باپ ہیں۔ قد اور ڈیل ڈول میں اچھا خاصہ ڈیل ڈول ہے۔ ان پر یہ نام قطعاً نہیں سجتا۔ بلکہ ہم لوگ تو مذاق اڑانے سے بھی نہیں چوکتے! ایسے میں وہ خاصے کھسیانے ہو جاتے ہیں۔ ہر چند کہ اصل نام یاد کراتے ہیں مگر لوگوں کی زبانوں پر چڑھا یہ نام کدو اترتا ہی نہیں!

دراصل میں سمجھتا ہوں کہ نِک نیم سے اثر پڑتا ہے میرے خیال میں اگر نام کی طوالت اتنا زیادہ ہو تو بہتر ہے کہ اصل نام چھوٹا اور مختصر رکھا جائے جسے لینے میں کوئی دشواری پیش نہ آئے۔ اور بچے کا ایک ہی نام رکھنا چاہیئے مختصر سا، منفرد سا خوبصورت سا۔ تاکہ بچہ دو ناموں سے کنفیوز نہ ہو جائے۔

ایسا بھی ہوتا ہے کہ لوگ خاصا لمبا چوڑا نام رکھ دیتے ہیں جبھی تو کسی نے کہا ہوگا کہ "نام بڑے درشن چھوٹے"

بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ نام میں کیا رکھا ہے اصل تو کام ہونا چاہیئے اگر ناگوار خاطر نہ ہو تو عرض کریں! کہ صاحب جب نام بھلا سا ہوگا تو کام بھی اچھا ہی ہوگا وہ جو کسی نے کہا ہے کہ فرسٹ امپریشن از دی لاسٹ امپریشن! تو میرے خیال میں دوسرے کی نظر میں نام سے خاصا امپریشن پڑتا ہے۔ ناموں سے مرعوب بھی ہوا جاتا ہے اور نام سن کر مضحکہ بھی اڑایا جاتا ہے۔

اب ہمارے پاس اتنی فرصت نہیں کہ دو دو ناموں کے چکر میں پڑیں، مشینی دور ہے۔ ہر انسان وقت سے برسر پیکار ہے لہذا ہمیں ایک ہی خوبصورت نام پر اکتفا کرنا چاہیئے۔

آجکل تبدیلی نام کا مرض بھی بڑھتا جا رہا ہے لوگ اچھے خاصے ناموں کو تبدیل کر کے جینی، گوشی، کاشی، شبی، رشی جیسے ناموں کو اپنے اوپر مسلط کر رہے ہیں۔ خدا جانے اس میں کیا مصلحت ہے شاید یہ بھی مغربی تہذیب سے مرعوب ہونے کا ایک طریقہ ہے۔

آج کل یہ فیشن چل پڑا ہے کہ نام جس قدر اوٹ پٹانگ اور مختصر سا ہوگا اتنا ہی اس کی مقبولیت میں اضافہ ہوگا لوگ خاصے متاثر دکھائی دیں گے۔ ایسے اوٹ پٹانگ نام کی شخصیت سے اپنے آپ کو منفرد اور سٹائلش ظاہر کرنے کے لیے لوگ ناموں میں عجیب و غریب اختراع کر لیتے ہیں۔ حالانکہ یہ طریقہ کھوکھلا اور بے معنی ہے اور منفرد اور جداگانہ شخصیت اجاگر کرنے کے لیے نام کے ساتھ کام بھی تو منفرد اور عجیب و غریب ہونا چاہیئے!

صاحب ہم ان نک ناموں کو ہرگز پسند نہیں کرتے ہمارے خیال میں نام ایک اور صرف ایک ہونا چاہیئے۔ ویسے یہ ہمارا ذاتی خیال ہے ہو سکتا ہے آپ ہمارے خیالات سے متفق نہ ہوں۔ خیال اپنا اپنا۔ ہم بھلا اعتراض کرنے والے کون؟

جاوید میاں داد کو قومی کرکٹ ٹیم کا کپتان نامزد کر دیا گیا

مشتاق محمد منیجر ہوں گے۔ تربیتی کیمپ ۲۰ اکتوبر سے لگایا جائے گا۔ نور خان

لاہور ۔۔ (اے پی پی) نوجوان ٹسٹ آل راؤنڈر جاوید میاں داد کو ویسٹ انڈیز کے خلاف آئندہ سیریز کے لئے پاکستان کرکٹ ٹیم کا کپتان نامزد کیا گیا ہے جبکہ سابق ٹسٹ کپتان مشتاق محمد ٹیم کا منیجر ہوگا۔ اس بات کا اعلان بی سی سی پی کے صدر ائیر مارشل (ریٹائرڈ) نور خان نے آج یہاں بورڈ کے اجلاس کے بعد ایک پریس کانفرنس میں کیا۔ نور خان نے کہا کہ ویسٹ انڈیز کے خلاف مجوزہ سیریز کے لئے پاکستانی کھلاڑیوں کی تربیت کے لئے لاہور میں ایک کیمپ ۲۰ اکتوبر سے ۳ نومبر تک لگایا جائے گا۔ ۳۰ نومبر کو راولپنڈی، پشاور اور سکھر کے میچوں کے علاوہ انٹرنیشنل میچوں کی ٹیم کا اعلان بھی کیا جائے گا۔ نور خان نے بتایا کہ ٹسٹ سینٹر اور ون ڈے میچوں کے سینٹر میں زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کرنے کے لئے ایک فارم تیار کیا گیا ہے۔ بی سی سی پی کے رابطہ افسر مسٹر شفقت رانا تمام مراکز پر جا کر تیاریوں کا جائزہ لیتے رہیں گے۔ نور خان نے کہا کہ ۳ نومبر کو پہلے ٹسٹ کے لئے ۱۶ متوقع کھلاڑیوں کے ناموں کا اعلان بھی کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ بورڈ نے کراچی اور لاہور کے ٹسٹ کا اہتمام خود کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ ہر سینٹر سے ۳ لاکھ روپے کا ٹارگٹ حاصل کیا جا سکے۔ تاہم ملتان اور فیصل آباد کے ٹسٹ کا اہتمام مقامی انتظامیہ کرے گی۔ نور خان نے بتایا کہ بورڈ کے خازن مسٹر داد کو کراچی اور لاہور ٹسٹ کا ایڈمنسٹریٹر نامزد کیا گیا ہے اس کے علاوہ کراچی سے مسٹر عیسیٰ جعفر اور لاہور سے مسٹر انجاز بٹ کو انتظامات کے بارے میں جامع رپورٹ تیار کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ ویسٹ انڈیز کی ٹیم کے دورۂ پاکستان کے بعد بورڈ کی مالی حیثیت کافی مستحکم ہو چکی ہوگی۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ایسی وکٹیں تیار کی جائیں گی جو بولرز اور بیٹسمینوں کے لئے یکساں طور پر قابل قبول ہوں گی۔



مشتاق محمد — جاوید میانداد

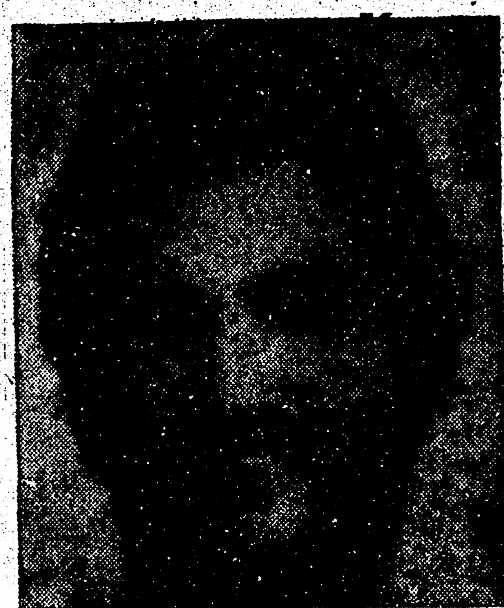
ایوب خان کو خراج عقیدت

ایبٹ آباد ۔۔ (اے پی پی) صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے کہا ہے کہ ہزارہ نے ایک ایسا شخص پیدا کیا جس کا ہمیں شکر گزار ہونا چاہیے کہ انہوں نے پاکستان میں بلدیاتی نظام کی بنیاد رکھی۔ وہ آج یہاں ضلع کونسل ہال میں بلدیاتی کونسلروں سے خطاب کرتے ہوئے صدر ایوب مرحوم کا ذکر کر رہے تھے۔

پاکستان ویسٹ انڈیز کے خلاف بہترین کھیل کا مظاہرہ کریگا۔ مشتاق محمد

ویسٹ انڈیز کی ٹیم عالمی چیمپین ہے لیکن ہمارے کھلاڑی بھی کم نہیں ۔ جسارت کو انٹرویو

کراچی ۔۔ سپورٹس رپورٹر) پاکستان کرکٹ ٹیم کے منیجر اور سابق ٹسٹ کپتان مشتاق محمد نے کہا ہے کہ پاکستانی کرکٹ ٹیم دنیا کی کسی بھی ٹیم سے مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے اور یہ ٹیم ویسٹ انڈیز کے خلاف بہترین کھیل کا مظاہرہ کرے گی۔ آج نیشنل سٹیڈیم میں نمائندہ جسارت سے باتیں کرتے ہوئے مشتاق نے کہا کہ ویسٹ انڈیز کی ٹیم یقیناً دنیا کی بہترین ٹیم ہے لیکن ہمارے کھلاڑی بھی کچھ کم نہیں اور عالمی چیمپئن سے مقابلے کے لئے پوری طرح اہل ہیں۔ مشتاق محمد نے جو آسٹریلیا کے خلاف گزشتہ سیریز میں بھی پاکستانی کرکٹ ٹیم کے منیجر تھے کہا کہ ہمیں اپنے کرکٹرز کی اہلیت کو گھٹا کر بیان نہیں کرنا چاہیے۔ ان میں وہ تمام خوبیاں موجود ہیں جو ورلڈ کلاس کرکٹرز میں ہونی چاہئیں۔ ایک سوال کے جواب میں مشتاق نے کہا کہ ہم اپنی تمام تر کوششیں ایک بہترین ٹیم کے انتخاب کے لئے صرف کریں گے تاکہ آئندہ سیریز میں لوگوں کو بہتر کھیل دیکھنے کا موقع ملے اور سیریز کا فیصلہ کن بھی ہو۔ مشتاق نے کہا کہ میں مانتا ہوں کہ مقابلہ سخت ہوگا لیکن ہمیں اپنی صلاحیتوں پر پورا اعتماد ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ آئندہ سیریز میں پاکستان کی حکمت عملی کیا ہوگی۔ مشتاق نے کہا کہ اس سلسلے میں ابھی کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا۔ کیونکہ ابھی تو ویسٹ انڈیز کی ٹیم کا اعلان بھی نہیں ہوا ہے۔ مشتاق محمد نے جو انگلستان میں ویسٹ انڈیز اور انگلستان کی سیریز دیکھ کر آئے ہیں کہا کہ اس سیریز میں دونوں جانب سے سوئنگ بولنگ پر اعتماد کیا گیا اور اسی وجہ سے انگلستان والوں نے لیگ اسپنر انڈر ووڈ کو ڈراپ کر دیا اور ویسٹ انڈیز والوں نے ڈیرک پیری کو نہیں کھلایا حالانکہ پیری نے



سائڈ میچوں میں سب سے زیادہ وکٹیں لیں۔ مشتاق نے کہا کہ آئندہ سیریز میں ایسی وکٹیں تیار کی جائیں گی جو بولرز اور بیٹسمینوں دونوں کے لئے یکساں قابل قبول ہوں گی۔

جارحیت، نسل پرستی، صیہونیت، الحاد اور فحاشی کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا

محمد علی الحرکان کی سربراہی میں مکہ میں مستقل سیکرٹریٹ قائم کیا جائے گا جو غیر اسلامی افکار پر کڑی نظر رکھے گا۔ اسلامی ذرائع ابلاغ کانفرنس کا اعلامیہ

اسلامی صحافیوں کو منظم کیا جائے، اسلامی سپریم اسمبلی قائم کرنے کا اعلان

اسلام دشمن پروپیگنڈہ اور خلاف اسلام مواد کی اشاعت کی روک تھام کے لئے متعدد اقدامات کا اعلان

جکارتہ ۔۔ (رپ پی، اے ایف پی، رائٹر) اسلامی ذرائع ابلاغ نے تہیہ کیا ہے کہ نو آبادیاتی نظام، جارحیت، فسطائیت، صیہونیت، الحاد اور نسل پرستی کی ہر شکل کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا اور غیر اسلامی افکار و خیالات کی اشاعت پر کڑی نظر رکھی جائے گی۔ اسلامی ذرائع ابلاغ کی پہلی سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس نے جو گزشتہ شب یہاں اختتام پذیر ہوئی نے ایک اعلان جاری کیا جس میں بتایا گیا ہے کہ اس مقصد کے لئے مکہ معظمہ میں مستقل سیکرٹریٹ جنرل قائم کی جائے گی۔ جو اسلامی ذرائع ابلاغ اور صحافیوں کے معاملات کو مربوط کرنے اور اجلاس اور کانفرنسیں منعقد کرنے کے انتظامات کریگا۔ اس اعلامیہ میں جس کا نام اعلان جکارتہ ہے، مزید بتایا گیا ہے کہ رابطہ عالم اسلام کے سیکرٹری جنرل شیخ محمد علی الحرکان اس کے سربراہ ہوں گے۔ اور پانچوں براعظم کے پانچ نائبین ان کی معاونت کریں گے۔ ان نائبین کی مدت عہدہ چار سال ہوگی اور اگلی مدت کے لئے ان کی تجدید بھی کی جا سکے گی۔ کانفرنس نے طے کیا ہے کہ اسلامی صحافیوں کو پریس کارڈ جاری کئے جائیں گے۔ اعلان جکارتہ میں ایک بین الاقوامی اسلامی سپریم اسمبلی قائم کرنے پر بھی زور دیا گیا جو اسلامی ذرائع ابلاغ سے متعلق ہوگی۔ اور اس کے ارکان اسلامی مفکرین اور دانشور ہوں گے۔ اعلان میں ایک غیر سرکاری ذرائع ابلاغ کے قیام کی تجویز کی گئی ہے جس کی مدد مسلمان اور اسلامی ممالک کریں گے۔ اسلامی صحافیوں اور کارکنوں کے لئے بیروت میں اعلیٰ تعلیم کا انسٹی ٹیوٹ قائم کیا جائے گا۔ اسلامی ذرائع ابلاغ کی کارگزاری کے لئے فاؤنڈیشن قائم کی جائے گی۔ جبکہ ادارے مزید اسلامی مطبوعات، کتابیں شائع کرنے اور الیکٹرانک ذرائع ابلاغ کے ذریعہ اسلام اور عالم اسلام کی خبر رسانی کا اہتمام کریں گے۔ کانفرنس نے مسلمانان عالم سے اپیل کی ہے کہ وہ متحد ہو کر جذبہ اخوت کے ساتھ نو آبادیت، الحاد، صیہونیت، اور فسطائیت کے مقابلے کے لئے اپنی توانائیاں بروئے کار لائیں۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ مسلمان صحافی غیر اسلامی خیالات و رجحانات کو پھیلنے سے روکنے کے لئے کام کریں۔ اسلامی ذرائع ابلاغ کے افراد نشر ہونے یا شائع ہونے والے تمام مواد کا اس طرح جائزہ لیں کہ ایسے اثرات سے محفوظ رکھا جائے جو اسلامی کردار و اقدار کے لئے نقصان دہ ہوں۔ اسلامی صحافی ہر قسم کا اشتعال انگیز، فحش اور الزامات آمیز مواد شائع کرنے سے اجتناب کریں اور ایسی تمام تحریروں کو روکیں جو بد اخلاقی، جرائم، تشدد، خودکشی یا دہشت گردی کی ترغیب دیتی ہوں اور انہی تمام پابندیوں کا اطلاق اشتہارات پر بھی کیا جائے۔

سرینگر کے حالیہ ہنگاموں میں ایک پاکستانی ہلاک ہو گیا

مراد آباد وغیرہ کے فسادات میں پانچ پاکستانیوں کو گرفتار کر لیا گیا

بھارت جانے والے پاکستانی اس صورت حال کو مد نظر رکھیں: حکومت کا انتباہ

اسلام آباد ۔۔ اپ پ (سٹی ویژن رپورٹ) بھارتی پریس کے مطابق مراد آباد اور اتر پردیش کے دیگر علاقوں میں حالیہ فسادات کے دوران سرینگر میں ایک پاکستانی ہلاک ہوا اور ۵ دیگر پاکستانیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ یاد رہے بھارتی اخبارات نے تشدد کے حالیہ واقعات میں بے بنیاد الزامات کے ذریعے حکومت پاکستان کو ملوث کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسلام آباد سے ایک پریس نوٹ جاری کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ بھارت جانے والے پاکستانیوں کو یہ حقیقت مد نظر رکھنی چاہیے۔ اسی دوران نئی دہلی میں پاکستانی سفارت خانے کو پانچ زیر حراست پاکستانیوں کے بارے میں مزید تفصیلات حاصل کرنے کے لیے کہا گیا ہے۔

بعض بھارتی اخبارات میں پاکستان سے بھارت جانے والے افراد اور حکومت پاکستان کے خلاف بے بنیاد الزامات عائد کئے گئے ہیں جن میں بھارت کے بعض حصوں میں ہونے والے تشدد کے واقعات میں انہیں ملوث کیا گیا ہے۔

اپ پ کے مطابق بھارت میں مسلم کش فسادات میں جن پاکستانیوں کو بھارتی پولیس نے اتر پردیش میں گرفتار کیا تھا ان کا ابھی تک کوئی سراغ نہیں مل سکا۔ لکھنؤ میں ایک سرکاری اعلان میں ۲۰ اگست کو بتایا گیا تھا کہ مختلف شہروں میں مقیم چھ پاکستانیوں کو فسادات کے سلسلے میں حراست میں لے لیا گیا ہے۔ بھارت میں پاکستانی سفارت خانے کی اطلاعات کے مطابق بھارتی حکومت ان پاکستانیوں کے ناموں سے مطلع نہیں کر رہی اور نہ ہی ان کی گرفتاری کی وجوہات اور الزامات کے بارے میں کوئی معلومات فراہم کر رہی ہے۔ اپ پ کے مطابق اس سلسلے میں بھارتی وزارت داخلہ سے رابطے کے خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہوئے۔ اس کے علاوہ سرینگر پولیس تشدد سے ہلاک ہونے والے ایک پاکستانی کے بارے میں بھی معلومات حاصل نہیں ہو سکیں۔

بھارت و اسرائیل کے درمیان خفیہ فوجی تعلقات کا انکشاف

چین سے شکست کے بعد اسرائیل نے فوجی و خود مختاری کے تحفظ کے لئے فوجی امداد فراہم کی تھی۔ وایان کو بھارت کی فوجی طیارے میں دہلی لایا گیا تھا۔ انہیں مکان میں چھپا کر رکھا گیا تھا

لندن ۔۔ (پی پی آئی) بھارتی لیڈر ... نے ۱۹۶۲ء میں چین سے عبرتناک شکست کے بعد خفیہ طور پر اسرائیل سے فوجی اور سیاسی تعلقات بحال کئے تھے جن میں تیزی آتی رہی ... اپنے دعوے کے ثبوت میں بھارتی اخبارات کی رپورٹیں اور پارلیمنٹ میں کی گئی تقریریں پیش کی ہیں۔ بھارت کے سابق وزیر اعظم مرارجی ڈیسائی نے ۱۹ جون ۱۹۸۰ء کو یہ تسلیم کر لیا ہے کہ انہوں نے دہلی میں اسرائیلی وزیر خارجہ موشے دایان سے ملاقات کی تھی جب دایان بھارت کے خفیہ دورہ پر آیا تھا۔ دایان کو بھارتی فضائیہ کے ایک طیارے میں دہلی لایا گیا تھا اور ایک مکان میں چھپا کر رکھا گیا تھا۔ اخبار القبس نے بھارتی پارلیمنٹ کے رکن سبرامنیم سوامی کے حوالے سے بتایا ہے کہ چین اور بھارت کی سرحدی جنگ کے بعد ۱۹۶۳ء میں اسرائیل کے ایک فوجی وفد نے بھارت کا دورہ کیا اور بھارت کو فوجی تربیت کا سامان خاص طور پر فراہم کیا۔ اس وقت کے بعد سے فوجی امداد کے علاوہ دونوں ملکوں کے انٹیلی جنس کے اداروں میں قریبی تعاون جاری ہے۔

سری نگر میں تاریخی مسجد حضرت بل کو بموں سے اڑانے کی کوشش ناکام بنا دی گئی

تین ٹائم بم لگائے گئے تھے لیکن ٹک ٹک کی آواز نے نمازیوں کو چوکنا کر دیا
بم چند منٹ بعد پھٹنے والے تھے، نمازیوں نے انہیں قریبی نالے میں پھینک دیا

اسلامی جمعیت طلبہ مقبوضہ کشمیر کے ارکان کی گرفتاریاں، تعلیمی اداروں میں کلاسوں کا بائیکاٹ

حکومت فسادات کی عدالتی تحقیقات کرانے میں ناکام ہو گئی ہے، رشید طابلی

سیالکوٹ ۔۔۔ (نمائندہ جسارت/عارف ترمذی) شرپسند ہندوؤں نے جمعہ کو سری نگر کی تاریخی مسجد حضرت بل کو بموں سے اڑانے کی کوشش کی جو ناکام ہو گئی تفصیلات کے مطابق سری نگر میں کچھ ہندوؤں نے تاریخی مسجد حضرت بل میں عین جمعہ کی نماز ...

... گیا تھا۔ وہ آج کل سری نگر کے اسپتال میں زیر علاج ہیں۔ سری نگر کی مسجد میں بم پائے جانے کے واقعہ سے مسلمانوں میں مزید اشتعال پھیل گیا ہے۔ چنانچہ کسی متوقع تصادم کو روکنے کے لئے فوج اور پولیس کو چوکس کر دیا گیا ہے۔

... پھیلانے پر گرفتاریوں کے خلاف گورنمنٹ کالج سوپور کے طلبا نے کلاسوں کا بائیکاٹ آج بھی جاری رکھا۔ طلبا اپنے لیڈروں کی رہائی کا مطالبہ کر رہے ہیں معلوم ہوا ہے کہ کانگریس (آئی) نے اس موقع سے فائدہ اٹھا کر طلبا میں اپنے ایجنٹ چھوڑ دیئے ہیں جو ...

لاہور میں چار غیر منظور شدہ نجی رہائشی سکیموں کے چالان عدالتوں میں بھیج دیئے گئے

ان سکیموں میں کلفٹن ٹاؤن، زاہد ٹاؤن، خان ٹاؤن اور اقبال ٹاؤن سکیمیں شامل ہیں

لاہور ۔۔۔ (اپنے سٹاف رپورٹر سے) لاہور میں چار غیر منظور شدہ نجی رہائشی سکیموں کے چالان کئے گئے ہیں اور لاہور ترقیاتی ادارہ نے یہ چالان عدالت میں بھیج دیئے ہیں۔ ان میں بند روڈ کا کلفٹن ٹاؤن، شیخوپورہ روڈ کا زاہد ٹاؤن، خان ٹاؤن اور اقبال ٹاؤن کی سکیمیں شامل ہیں ...

... دی ہے۔ ادارہ کے ایک ترجمان کے مطابق کلفٹن سکیم جس علاقے میں واقع ہے وہاں اتھارٹی عنقریب ایک سکیم شروع کرنے والی ہے اور

یہ اراضی ادارہ حاصل کرے گا جس کے بعد مالکان کو قواعد کے مطابق صرف ۲۰ فی صد زمین کے برابر پلاٹ مل سکیں گے۔

ترجمان نے ان سکیموں کے مالکان کے اس بیان کو بے بنیاد اور گمراہ کن قرار دیا کہ اتھارٹی ان کی سکیموں کی منظوری دینے میں پس و پیش ... کیا کہ ان میں سے کوئی سکیم بھی اتھارٹی کو منظوری کے لئے پیش نہیں کی گئی۔ اس لئے منظوری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

سعودی عرب میں ملازمت کا جھانسہ دے کر سوا تین لاکھ روپے ہتھیا لیے

چار افراد کے ویزوں کو جعلی قرار دے کر پاکستان بھیج دیا گیا
سمن آباد پولیس نے دو بھائیوں کے خلاف مقدمہ درج کر لیا

لاہور ۔۔۔ (نامہ نگار) سمن آباد کے دو اشخاص نے سعودی عرب میں ملازمت دلانے کا جھانسہ دے کر سوا تین لاکھ روپے سے زائد رقم ہتھیا لی۔ سمن آباد پولیس نے سیالکوٹ کے ایک شخص طاہر شوکت کی رپورٹ پر سمن آباد ... دھوکہ دہی کے الزام میں مقدمہ درج کر لیا۔ بتایا گیا ہے کہ ... میں ملازمت کرتا ہے اس کی ملاقات وہاں ملزم شفاعت حسین سے ہوئی دونوں میں مراسم بڑھے اور ملزم شفاعت حسین نے طاہر شوکت کو بتایا کہ اس کے پاس سعودی عرب کے ویزے ہیں اور وہ ان ویزوں کے باعث کچھ آدمیوں کو سعودی عرب لانے کا بندوبست کر سکتا ہے طاہر شوکت نے شفاعت حسین کو سعودی عرب میں ۵ ہزار ریال بطور ایڈوانس بھی دے دیئے طاہر شوکت اور شفاعت حسین ...

... ۳ لاکھ ۲۹ ہزار روپے کی رقم بھی ادا کر دی لیکن جن آدمیوں کو سعودی عرب بھیجا گیا ان میں چار آدمیوں کے ویزوں کو جعلی قرار دے کر واپس بھیج دیا گیا۔ سمن آباد پولیس نے ملزموں کے خلاف دھوکہ دہی کے الزام میں مقدمہ درج کر لیا۔

کراچی میں بیگم نصرت بھٹو کی بھارتی سفیر سے پراسرار ملاقات

کراچی ۔۔۔ (نمائندہ خصوصی) گزشتہ دنوں بھارتی سفیر مسٹر نٹور سنگھ نے کراچی میں بیگم نصرت بھٹو سے جو ملاقات کی تھی، عوامی حلقے اس کے بارے میں مختلف خدشات کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس ملاقات کو خفیہ رکھا گیا تھا ان حلقوں کا کہنا ہے کہ حکومت کو اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ یہ ملاقات اور اس قسم کی دوسری سرگرمیاں پاکستان کے منافی تو نہیں یہ ملاقات ۲۴ اگست کو ہوئی تھی۔

بیگم بھٹو کے ساتھ اس ملاقات میں بھارتی سفیر کے ساتھ کراچی میں بھارت کے قونصل جنرل مسٹر مانی شنکر آیار بھی موجود تھے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ بیگم بھٹو کی نٹور سنگھ سے ملاقات کے ...

آسام میں پھر مسلم کش فسادات

۔۔۔ (رائٹر/ یو پی آئی/ اے ایف پی) بھارت کا صوبہ آسام بھی فرقہ وارانہ فسادات کی زد میں آگیا اور آج کی جھڑپوں میں کم از کم ۱۴ افراد شدید زخمی ہو گئے۔ آسام میں پہلے ہی سے تارکین وطن کے خلاف تحریکیں چل رہی ہیں۔

پرانے آدمی کی نئی بات

... بنی ہے دو ممالک کی کیا ضرورت؟ دو ملک کیسے ہو سکتے ہیں؟ جس کے جواب میں مسلمان کہتے تھے کہ اس لئے کہ ہم ایک الگ قوم ہیں جس کی اپنی تاریخ تہذیب رسم و روایات ہیں جو تمہاری تاریخ تہذیب رسم و روایات سے بالکل

دید شنید

رفیق ڈوگر

الگ ہیں ہم اپنی اس تہذیب اور تاریخ کے مطابق اجتماعی زندگی کے اصول طے کرنا چاہتے ہیں اس لئے ہمیں الگ ملک کی ضرورت ہے یہ تو تھی تیس بتیس سالہ پرانی بات اب ہم نے ایک نئی بات سنی ہے اگرچہ یہ اتنی نئی بھی نہیں ...

... اپنے ایمان کا بالاعلان اظہار کیا ڈاکٹر زمنی واسطی نے تصدیق بالقلب کا رویہ اختیار کیا اور صدر مجلس نے اس سے بالکل انکار کر دیا۔ وہ تقریر کرنے کے لیے اٹھے تو ڈاکٹر صاحب سے اپنے ...

... پاکستان ان سے وابستہ نہیں رہی تو بھی وہ مزدور اس سے ہمیشہ وابستہ رہے ہیں۔ اس واقف حال اور ماضی نے بتایا کہ ڈاکٹر صاحب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے پہلے ...

... مسابقات کا یقین دلاتے ہیں۔ تاریخ کا حصہ وہی چیز بنتی ہے جو لکھی جائے اس کتاب کو ہزاروں بلکہ لاکھوں افراد پڑھیں گے۔ اس کے مخالفوں کی باتیں کتنے لوگوں تک پہنچ سکتی ہیں۔ کتنے لوگوں کو یاد رہیں گی۔

نیگرو بلیک مسلم کہلانے میں فخر محسوس کرتے ہیں

واشنگٹن میں پہلی مرتبہ عید الفطر کا سرکاری اعلان کیا گیا

واشنگٹن ۔۔۔ (یو پی آئی) شمالی امریکہ میں اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے اور یہاں نیگرو خود کو "بلیک مسلم" کہلانے میں فخر محسوس کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ وہاں بڑی تعداد میں سیاہ فام باشندے ... تبدیل کر رہے ہیں تاہم زیر تعمیر کمیونٹی سینٹروں میں اب مساجد کے ساتھ ملحقہ اسکولوں کے قیام کو ترجیح دی جا رہی ہے جہاں طلبہ قرآن و سنت کے علاوہ دنیوی علوم سے بھی آگاہی حاصل کر سکیں گے ...

... چونکہ سرکاری سطح پر بھی اس تبدیلی کو محسوس کیا گیا تھا جیسے اس سال پہلی مرتبہ واشنگٹن ڈی سی کے میئر ماریون بیری جونیئر نے ۱۲ اگست کو یوم عید الفطر قرار دیا تھا۔

بچگانہ حرکت

اسکندریہ ۔۔۔ (یو پی آئی/ رائٹر) مصر کے صدر انور سادات نے لیبیا اور شام کے انضمام کے اعلان کو بچگانہ حرکت قرار دیا ہے۔ صدر قذافی کی پیشکش اور حافظ اسد کے رد عمل پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عربوں کی قسمت بچوں کے ہاتھوں میں دے دی گئی ہے۔ صدر سادات اسکندریہ یونیورسٹی کے پروفیسروں سے خطاب کر رہے تھے۔

قوانین پر نظر ثانی کرنے اور انہیں قرآن و سنت کے مطابق بنانے کیلئے ذیلی کمیٹیاں قائم کر دی گئیں

کمیٹیاں دو ماہ کے اندر اپنی ابتدائی رپورٹ پیش کر دیں گی

لاء کمیشن کا اجلاس چیف جسٹس شیخ انوار الحق کی صدارت میں ہوا تو کالجوں کے پرنسپلوں اور متعدد وکلا نے شرکت کی

کراچی ۔۔۔۔ پ پ ا ۔۔ موجودہ قوانین پر نظر ثانی اور انکو ان کے ... اور انہیں قرآن و سنت کے مطابق بنانے کے ... پاکستان لاء کمیشن نے کئی ذیلی کمیٹیاں قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان ذیلی کمیٹیوں سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنی ابتدائی رپورٹ دو ماہ کے اندر پیش کر دیں۔ آج کراچی میں پاکستان لاء کمیشن کا اجلاس پاکستان کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس ایس انوار الحق کی صدارت میں منعقد ہوا جو کمیشن کے چیئرمین بھی ہیں۔ کمیشن کے اجلاس میں مسٹر شریف الدین پیرزادہ، لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس شمیم حسین قادری، جسٹس عبدالحی قریشی، جسٹس برہان الدین، وفاقی لاء سیکرٹری مسٹر جسٹس ایس اے نصرت، اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین مسٹر جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن، مسٹر امتیاز علی پرنسپل یونیورسٹی لاء کالج لاہور، مسٹر بشیر احمد انصاری، ایڈووکیٹ راولپنڈی اور مسٹر زیڈ بی مسی ویانی سینئر ایڈووکیٹ کراچی نے شرکت کی۔ کمیشن نے مندرجہ ذیل قوانین پر غور کرنے کا فیصلہ کیا۔ تعزیرات پاکستان، ضابطہ فوجداری، ضابطہ دیوانی، قانون شہادت، پاکستان آرمی ایکٹ، پاکستان نیوی آرڈیننس، پاکستان ایئر فورس ایکٹ، مہلک حادثات کا ایکٹ، موٹر وہیکل ایکٹ، رینٹ کنٹرول قوانین، حصول اراضی اور کنٹونمنٹ ایکٹ ۱۹۲۴ء اور قانونی تعلیم میں اصلاحات کے معاملات۔ کمیشن کے اجلاس میں ترجیحی کمیٹی کی رپورٹ پر بھی غور کیا گیا جس کے ذمہ یہ کام لگایا گیا تھا کہ وہ موجودہ ایسے قوانین کی ایک فہرست تیار کرے جن پر فوری طور پر نظر ثانی اور تبدیلی کی جا سکے اور جنہیں بدلے ہوئے حالات میں قرآن اور سنت کے مطابق بنایا جا سکے۔ کمیشن نے اپنے طریق کار کے قواعد کی بھی منظوری دی۔ کمیشن کے ارکان کی شرائط ملازمت اور ممبروں کے سفر خرچ کے بارے میں بھی فیصلے کئے گئے۔ کمیشن نے یہ فیصلہ بھی کیا کہ ترجیحی کمیٹی ان قوانین کی مزید فہرست تیار کرے گی جن پر مستقبل قریب میں کام شروع کیا جا سکے۔

جنگ میں شرکت نہ کرنے والے مردوں کیلئے افغان عورتوں کا تحفہ

نئی دہلی ۔۔۔۔ (بصارت رپورٹ) ... کابل کے خلاف ہرات کے شہریوں نے افغانستان کے ان شہروں اور قصبوں کے باشندوں کو چوڑیاں، میک اپ کا سامان اور عورتوں کے زیر جاموں کا تحفہ بھیجا ہے جو افغانستان کی آزادی کی جنگ میں سرگرم عمل نہیں ہیں۔ ... ہرات میں ... کے خلاف ... اور حریت پسندوں کی سرگرمیوں کی وجہ سے ہرات میں سرکاری کام کا رہنا ناممکن ہو گیا ہے۔ تمام سرکاری دفاتر بند کر دیئے گئے ہیں اور عملے کو کابل بھیج دیا گیا ہے۔



ملزمان نعیم خان نیازی اور منیر مغل کا مسروقہ زیورات کے ساتھ فوٹو (تصویر جسارت)

۴۵ ہزار کے زیورات لے کر فرار ہونے والا تعلیم یافتہ جوڑا گرفتار

ایف آئی اے کا انسپکٹر ظاہر کر کے روابط بڑھائے اور زیورات کو پسند کر لینے کے بہانے اڑا لئے، دوست بھی پکڑا گیا

کراچی ۔۔۔۔ اسٹاف رپورٹر ۔۔ ایف آئی اے کا انسپکٹر ظاہر کر کے ... جیولرز سے ۴۵ ہزار روپے کی مالیت کے سونے کے زیورات لے کر فرار ہونے والا تعلیم یافتہ نوجوان اس کی بیوی اور دوست کو گرفتار کر لیا گیا۔ ملزم نعیم خان نیازی نے کچھ ماہ قبل خود کو ایف آئی اے کا انسپکٹر ظاہر کر کے ... جیولرز کے مالک ... سے روابط بڑھانے شروع کئے۔ ۲ ستمبر کو وہ اپنی بیوی کے علاوہ اپنے ایک دوست منیر مغل کے ہمراہ دکان پر آیا اور اس نے ۳۰ تولہ سونے کے زیورات کے چار سیٹ پسند کئے اور جیولر سے کہا کہ چونکہ اس کے گھر شادی ہو رہی ہے اس لئے وہ یہ زیورات پسند کرانے کیلئے اپنے ساتھ لے جا رہا ہے۔ لہٰذا دکان کا کوئی آدمی اس کے ساتھ بھیج دیا جائے۔ جیولر ... نے اپنے ایک آدمی کو نعیم خان کے ساتھ بھیج دیا۔ ... تینوں ملزمان کار میں بیٹھ گئے اور دکاندار کا آدمی ابھی بیٹھنے بھی نہ پایا تھا کہ کار ایک دم اسٹارٹ ہو گئی ... پولیس نے ان تینوں ملزمان کو ... گرفتار کر کے کار اپنی تحویل میں لے لی۔ معلوم ہوا ہے کہ ان دونوں میاں بیوی میں نعیم خان خود کو گریجویٹ اور ثمینہ خود کو ایم اے بتاتی ہے۔ ان لوگوں نے ایک طویل عرصے سے یہی طریقہ واردات اپنایا ہوا تھا۔ اور ملزمان کی ان حرکتوں سے تنگ آ کر ان کے گھر والوں نے انہیں علیحدہ کر دیا تھا جس کے بعد ان دونوں میاں بیوی نے گلشن اقبال میں پندرہ سو روپے کرایہ پر مکان حاصل کر لیا۔ اور کہیں ملازمت کرنے کے بجائے جعلسازی کا دھندا اپنا لیا۔ پولیس نے ان تینوں ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کر کے اس ضمن میں تحقیقات شروع کر دی ہے کہ ملزمان فراڈ اور دھوکہ دہی کے مزید کتنے معاملات میں ملوث ہیں۔



ملزمہ ثمینہ نعیم کو لیڈی سرچ پال پکڑ رہی ہے۔

بھارت جانے کے خواہشمند یو پی میں بے بنیاد الزامات کے تحت پاکستانی باشندوں کی گرفتاریوں کو پیش نظر رکھیں: پریس نوٹ

دہلی میں پاکستانی سفارتخانے کو گرفتار پاکستانیوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی ہدایت کر دی گئی

اسلام آباد ۔۔۔۔ ریڈیو رپورٹ ۔۔ گزشتہ ماہ مری نگر جانے والے ایک پاکستانی باشندے کو ہلاک کر دیا گیا اور مراد آباد اور یو پی کے دوسرے حصوں میں ہنگاموں کے بعد پاکستانیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ بھارت کے بعض اخبارات نے بھارت میں ہونے والے فسادات میں پاکستان اور پاکستانیوں کے ملوث ہونے کے بے بنیاد الزامات لگائے ہیں۔ آج اسلام آباد میں جاری ہونے والے ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ بھارت جانے کے خواہشمند افراد اس صورتحال کو پیش نظر رکھیں۔ ادھر نئی دہلی میں پاکستانی سفارتخانے کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اتر پردیش میں گرفتار کئے جانے والے پاکستانیوں کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرے۔

بلوچستان میں چیخ اور جہاد کی ضبطی

کوئٹہ ۔۔۔۔ پی پی آئی ۔۔ حکومت بلوچستان نے پنجابی شاعری کی کتب "چیخ" اور "قم" (ایبٹ سے شائع ہونے والے ماہنامے) جہاد کے شمارہ جولائی اگست کے تمام نسخے ضبط کر لئے ہیں۔ "چیخ" فیصل آباد کے افضل حسین ... کی ...

استاد منظور علی خان انتقال کر گئے

حیدرآباد ۔۔۔۔ نمائندہ جسارت ۔۔ ریڈیو پاکستان کے کلاسیکی موسیقی کے مشہور گلوکار استاد منظور علی خان آج صبح ۱۰ بجے ٹنڈو آدم میں حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے ...

پندرہ روزہ
الہلال

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔
سُن رکھو وہ شخص جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ خوف ہوگا نہ غم ہوگا (القرآن)

بھارتی حکومت ہی ذمہ دار ہے

گذشتہ روز نئی دہلی میں پاکستان کے سفارت خانے پر ڈیڑھ سو سے زائد افراد نے حملہ کیا اور عمارت کو شدید نقصان پہنچایا۔ حملہ آوروں نے پاکستان اور حکومت پاکستان کے خلاف شرانگیز نعرے لگائے۔ حملہ آوروں نے جب جی بھر کر توڑ پھوڑ کر لی اور جن بسوں میں بھر کر آئے تھے اُن میں سوار ہو کر واپس چلے گئے تو بھارتی پولیس پاکستانی سفارت خانے پہنچی اور اس نے ملبے کی صفائی کا کام شروع کیا۔

پاکستان میں ظاہر ہے کہ اس اطلاع سے شدید غم و غصہ اور نفرت کا احساس ابھرا مگر اس واقعے پر حیرت کسی نے محسوس نہیں کی۔ یہ سب اندرا گاندھی کی حکومت کے مزاج اور ذہنیت کے عین مطابق ہوا ہے۔ بھارت میں مسلم کش فسادات پر اپنی حکومت کی ذمہ داری سے توجہ ہٹانے اور جھینپ مٹانے کے لئے اندرا حکومت نے پاکستان کے خلاف الزام تراشی کی جو مہم چلائی تھی اور پاکستانی اخبارات پر بھارت کے خلاف مہم جوئی کا جو الزام عائد کیا تھا یہ واقعہ اس کا فطری نتیجہ ہے۔

بھارت میں مسلم کش فسادات کی جو تفصیلات خود بھارتی اخبارات میں اور جس انداز میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ پاکستانی اخبارات نے اُس سے زیادہ کچھ نہیں چھاپا مگر پاکستان کے خلاف بھرپور معاندانہ مہم چلانے کے باوجود بھارت میں یہ شور مچایا جاتا رہا ہے کہ پاکستان کے اخبارات بھارت کے خلاف زہر اگل رہے ہیں اور حکومت پاکستان بھارت دشمنی کا کردار اپنائے ہوئے ہے۔ اس پورے پروپیگنڈے کی عملی تکذیب اور تردید اس واقعے سے ہو گئی جو پیر کو نئی دہلی میں پاکستان کے سفارت خانہ پر حملے کی صورت میں پیش آیا۔ اس واقعے نے تصدیق کر دی کہ اشتعال انگیز رویّہ بھارت کے سلسلے میں پاکستانی اخبارات کا نہیں رہا بلکہ بھارتی اخبارات کا پاکستان کے بارے میں رہا ہے کہ جس کے نتیجے میں پاکستان کے خلاف اشتعال اور ابال اس نقطۂ جوش کو پہنچا کہ پاکستانی سفارت خانے پر باقاعدہ اور منظم حملے کی نوبت آئی۔ اگر پاکستانی اخبارات اور ذرائع ابلاغ کے رویّے کے بارے میں اندرا حکومت کے الزامات میں کوئی صداقت ہے تو سوال یہ ہے کہ پاکستان میں ایسا کیوں نہیں ہوا؟

بھارتی پریس کے پاکستان دشمن رویّے کا تعین بھی خود بھارتی حکومت ہی نے کیا۔ فسادات کے ابتدائی دنوں میں لوک سبھا کے ایک رکن نے بھارتی وزیر داخلہ کو یہ استدلال اختیار کرنے کا اشارہ دیا تھا کہ ان فسادات میں پاکستان سے بھارت آئے ہوئے پاکستانیوں کا بھی ہاتھ ہو سکتا ہے مگر مسٹر ذیل سنگھ نے پارلیمنٹ میں کھڑے ہو کر اس کی تردید کی۔ لیکن دو چار روز بعد ہی نائب وزیر داخلہ نے وزیر داخلہ کے لوک سبھا والے بیان کو نظر انداز کر کے پاکستان کے خلاف الزام تراشی کی اور پھر مسز اندرا گاندھی نے بھی یہی روش اپنائی۔ اس کے بعد تمام بھارتی اخبارات نے پاکستان اور پاکستانیوں کے خلاف اشتعال انگیز مہم شروع کر دی۔ بھارتی حکومت ایک طرف پاکستانی اخبارات کے خلاف معاندانہ رویّہ اختیار کرنے کا الزام عائد کرتی رہی دوسری طرف اس نے خود بھارتی اخبارات کے رویّے کو عمداً نظر انداز کیا۔ چنانچہ ہمارے خیال میں اس پورے واقعے کی ذمہ داری خود بھارتی حکومت ہی پر عائد کی جا سکتی ہے۔

بھارتی حکومت یقیناً کچھ مذموم مقاصد کے تحت دونوں ملکوں کے درمیان سازگار تعلقات کی فضا کو بگاڑنا چاہتی ہے۔ جو کچھ اچھی بات نہیں۔ یہ علاقہ بہت حساس ہے اور اس وقت گرد و پیش میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کے پیش نظر دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات کا معمول پر رہنا دونوں ملکوں کے عوام کی بہبود کا تقاضا ہے۔ ان تعلقات کی خرابی سے پاکستان کو اور پاکستان کو نہیں بھارتی عوام کو بھی یقینی طور پر نقصان پہنچے گا۔ لہٰذا بھارت میں سنجیدہ جمہوری قوتوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ پوری جرأت مندی کے ساتھ سامنے آئیں اور بھارتی حکومت کو اس کی موجودہ مجنونانہ روش پر پیش قدمی سے روکیں۔

ایسی بات زبان سے نہ نکالو جس کی کل معذرت کرنی پڑے

ارشاداتِ نبویؐ

مختصر نصیحت

ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے مختصر طور پر کچھ نصیحت فرمایئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو اس شخص کی سی نماز پڑھ جو (دنیا سے) رخصت ہو رہا ہوتا ہے (یعنی یہ سمجھ کر کہ یہ زندگی کے آخری لمحات ہیں) اور کوئی ایسی بات زبان سے نہ نکال جس کی تجھے کل معذرت کرنی پڑے۔ (مشکوٰۃ)

میّت کے تین ساتھی

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں۔ دو تو واپس لوٹ آتی ہیں اور ایک اس کے ساتھ رہ جاتی ہے ان میں سے دو تو اہل و عیال اور مال ہیں جو اس کو قبر میں تنہا چھوڑ کر واپس آ جاتے ہیں اور تیسری چیز اعمال ہیں جو اس کے ساتھ رہتے ہیں (اور اُس کے اچھے یا بُرے انجام کا سبب بنتے ہیں)

(مشکوٰۃ، روایت حضرت انس بن مالکؓ)

سب سے کڑا امتحان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدا کی قسم تمہارے فقر و افلاس میں مبتلا ہونے سے نہیں ڈرتا بلکہ اس بات سے ڈرتا ہوں کہ دُنیا تم پر کشادہ کی جائے گی جس طرح ان لوگوں پر کشادہ کی گئی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں پھر تمہارے درمیان دُنیا کی آسائشوں کے لئے مقابلہ شروع ہوگا اور تم اُسی طرح دُنیا کے ہو کر رہ جاؤ گے جس طرح تم سے پہلے کے لوگ دنیا کے ہو کر رہ گئے تھے۔ پھر یہ دنیا تم کو ہلاک کر دے گی جس طرح اس نے اُن کو ہلاک کیا تھا۔

(مشکوٰۃ۔ روایت حضرت عمرو بن عوفؓ)

رزق اور موت

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رزق بندے کو اُسی طرح ڈھونڈتا ہے جس طرح موت انسان کو ڈھونڈتی ہے (مشکوٰۃ۔ روایت حضرت ابوالدرداءؓ)۔ مطلب یہ ہے کہ جو رزق اور دُنیا کی جو نعمتیں اور ساز و سامان انسان کے لئے مقدر کر دیا گیا ہے وہ اُسے مل کر رہے گا خواہ وہ اس کے لئے حلال راستوں پر اکتفا کرے یا حرام اور ناجائز راستے اختیار کر کے دُنیا کا دیوانہ بن جائے اور خدا کا معتوب ٹھہرے۔ مقررہ رزق سے زائد اسے بہرحال نہیں ملے گا۔ اور اُس کا حصہ کوئی اُس سے چھین بھی نہیں سکے گا۔ جس طرح موت یقینی ہے، اُسی طرح اپنے حصّے کا رزق اور دنیاوی اسباب و وسائل کا ہر انسان کو ملنا بھی یقینی ہے۔ اب یہ انسان کی اپنی نادانی اور کوتاہ نظری ہے کہ وہ پھر بھی دُنیا کی حرص میں اندھا ہو کر اپنی دائمی زندگی کو برباد کر بیٹھتا ہے۔

خوابِ خرگوش

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے کسی چیز کو دوزخ کی آگ کی طرح ہولناک نہیں دیکھا۔ مگر عجیب بات ہے کہ جس کو اس سے بھاگنا چاہیئے وہ غفلت کی نیند سوتا ہے اور میں نے کسی چیز کو جنت کی طرح نعمتوں سے بھرا ہوا نہیں دیکھا مگر عجیب بات ہے کہ جسے اس کو حاصل کرنے کے لئے سعی و جدوجہد کرنی چاہیئے وہ خوابِ خرگوش کے مزے لے رہا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جس چیز سے بھاگنا چاہیئے اُس سے غافل ہو کر اُسی کی طلب ہو رہی ہے اور جس کی طلب ہونی چاہیئے اُس سے بے نیازی برتی جا رہی ہے۔

حیاء اور ایمان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حیاء اور ایمان ایک دوسرے سے وابستہ ہیں جب ان میں سے ایک چھن جائے تو دوسرا بھی اس کے پیچھے پیچھے روانہ ہو جاتا ہے۔

(بیہقی روایت ابن عمرؓ)

ایک ہی راستہ

ارشاد فرمایا۔ میں تم لوگوں میں ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ تم اس کو تھامے رہوگے تو کبھی نہ بھٹکو گے۔ ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب یعنی قرآن اور دوسری سنت یعنی حدیث (یعنی قرآن و سنت کے مطابق عمل کر کے ہی فلاح اور خیر و برکت حاصل ہو سکتی ہے)

اور جو شخص بری راہ نکالے گا، پھر دوسرے لوگ اس راہ پر چلیں تو اس شخص کو خود اس کا گناہ ہوگا اور جتنے لوگوں نے اس کی پیروی کی ہے ان سب کے برابر بھی اس کو گناہ ہوگا۔ اور ان لوگوں کے گناہوں میں بھی کمی نہ ہوگی۔

(مثلاً کسی شخص نے اپنی اولاد کی شادی میں رسومات ترک کر دیں یا کسی بیوہ نے نکاح کر لیا اور اس کی پیروی میں دوسروں کو بھی ہمت ہوئی تو اس شروع کرنے والے کو ہمیشہ اس کا ثواب ہوا کرے گا۔)

ماہر القادری

نوائے جبریل

دل کی دھڑکن سے پیالوں کی کھنک دب جائے گی
عیش کا افسانہ دُنیا اب نہیں دہرائے گی

چنگ و بربط اب نہ سننے پائیں گے فردوسِ گوش
قلقلِ مینا بھی سُرمہ در گلو ہو جائے گی

تیغ کی جھنکار پر جھولے گی رُوحِ بادہ خوار
چشمِ ساقی اب کسی کو بھی نہیں بہکائے گی

لالۂ خونیں کفن دے گا پیامِ زندگی
جب بھی گلشن پہ ساون کی گھٹا لہرائے گی

خاک کے ذرّے بھی ڈالیں گے ستاروں پہ کمند
پُھول کی پتی شفق کو آئینہ دکھلائے گی

کُھل گیا اہلِ چمن پر نرمیِ گل کا فریب
بُلبلِ خوش رنگ اب کانٹوں سے جی بہلائے گی

کوئی بھی اُس کو نہیں دے گا سہارا دیکھنا
موج ہوتے گل اگر چلنے میں ٹھوکر کھائے گی

صرف اک اللہ پر ہوگا ہر اک کا اعتماد
فطرتِ انسان نہ خوفِ غیر سے گھبرائے گی

(طنز و مزاح)

ماہرِ نفسیات!

عطاء الحق قاسمی

ہمارے ایک دوست خاصے بھولے واقع ہوئے ہیں، ایک روز ہم ان کے گھر ملاقات کے لئے گئے، خاصی دیر تک ادھر ادھر کی باتیں ہوتی رہیں، اس دوران وہ دو دفعہ کمرے سے اٹھ کر باہر گیٹ کی طرف گئے، جب وہ تیسری دفعہ اٹھ کر جانے لگے، تو ہم نے معاملہ پوچھا، اس پر انہوں نے گھڑی دیکھتے ہوئے کہا "معاف کیجئے، صاحب نے آنا تھا، ابھی آئے نہیں" اس پر ہم نے عرض کی۔ "حضرت! یہ خاکسار ایک گھنٹے سے آپ کی خدمت میں حاضر ہے" یہ سن کر وہ خواہ مخواہ جھینپ سے گئے! حالانکہ یہ واقعہ کوئی پہلی دفعہ نہیں ہوا تھا۔

ہم نے یہ واقعہ اپنے ایک اور دوست کو سنایا اور متذکرہ صاحب کی ذہنی الجھنوں سے متعلق اسی نوعیت کے ایک دو اور واقعات سنائے، تو وہ بہت محظوظ ہوئے اور ازراہِ تفنن کہنے لگے "ان صاحب کو تو کسی اخبار میں ماہرِ نفسیات کے طور پر نفسیاتی الجھنوں والا کالم لکھنا چاہیئے کہ دوسروں کی نفسیاتی الجھنیں سلجھانے والے بیشتر ماہرین خود نفسیاتی مریض ہوتے ہیں! ہم یہ سن کر کھلکھلا کر ہنس پڑے اور عرض کی "آپ شاید روزنامہ "تابوت" کا مطالعہ نہیں کرتے۔ یہ صاحب کئی برسوں سے اس میں نفسیاتی کالم لکھ رہے ہیں" اس پر ہمارے اس دوست نے حیرت بھرے انداز میں کہا "کیا کہہ رہا ہے بھائی! ہم نے کہا "ٹھیک کہہ رہا ہوں بھائی!" بولے عجب کہہ رہا ہے بھائی!

اور یہ "الجھن" وہ ہے جس میں ہمارے یہ ماہرِ نفسیات" دوست تنہا نہیں ہیں، بلکہ یہاں ان کے "رازداں" اور بھی ہیں۔ ایک بار ہم پر DEPRESSIONS کے دورے پڑے تو ہم مشورے کے لئے ایک ماہرِ نفسیات کے پاس چلے گئے۔ یہ صاحب ڈاکٹر نہیں مسیحا تھے اور مسیحا بھی وہ جس کے متعلق غالب نے کہا ہے

مسیحا خود مریضِ لادوا ہے!

انہوں نے پوری توجہ سے ہماری بات سنی اور آخر میں فرمایا "گویا آپ کا مسئلہ یہ ہے کہ ان دنوں آپ اضطراب اور بے چینی محسوس کر رہے ہیں، نیز یہ کسی کام میں آپ کا جی نہیں لگتا" ہم نے کہا "جی ہاں، ایک مسئلہ یہ بھی ہے" بولے "گھبرانے کی کوئی بات نہیں! آج سے آپ تہیہ کر لیں کہ آپ اضطراب اور بے چینی محسوس نہیں کریں گے، نیز جس کام میں بھی آپ کا جی نہ لگتا ہو، اس کام میں آپ اپنا جی لگانے کی کوشش کریں، انشاء اللہ آپ ٹھیک ہو جائیں گے" یہ سن کر ہم بہت مضطرب اور بے چین ہوئے اور میز پر سے پیپرویٹ اٹھایا مگر یہ ڈاکٹر صاحب ہی کی ہدایت کے مطابق تھا ہم نے مضطرب اور بے چین نہ ہونے کا تہیہ کیا جس کے نتیجے میں ہم نے پیپرویٹ واپس میز پر رکھا اور باہر آ گئے!

ہمارے ایک ذاتی دوست بھی ماہرِ نفسیات ہیں اور فرائڈ کے نظریات کو آج بھی حرفِ آخر جانتے ہیں، چنانچہ جب وہ ہمارے ساتھ ہوں اور ہم کسی کھمبے یا گنبد کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے کہ ان لمحات میں ہمیشہ وہ حقیقت سے کام لیتے ہیں۔ کہ فرائڈ کے نظریات کی روشنی میں خدا جانے ہمارے بارے میں وہ کیا فیصلہ صادر فرما دیں!

مثلاً اس کے باوجود انہوں نے ہمارا ناک میں دم کیا ہوا ہے۔ مثلاً ہم انہیں دن میں بیسیوں دفعہ سگریٹ آفر کرتے ہیں۔ لیکن اگر کبھی ان کا سگریٹ سلگانا بھول جائیں تو وہ فوراً کہتے ہیں "جانتے ہو فرائڈ اس معاملے میں کیا کہتا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ جو لوگ جو کام بھول جاتے ہیں، اور اصل وہ بھولتے نہیں بلکہ ان کا لاشعور انہیں اس کام سے روکتا ہے۔ اصل معاملہ یہ ہے کہ تم خود پسند واقع ہوئے ہو، تم اپنے اردگرد کے لوگوں کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے، یہی وجہ ہے کہ اپنا سگریٹ سلگاتے ہو اور دوسروں کا سگریٹ سلگانا بھول جاتے ہو۔ بھول کیا جاتے ہو، تمہارا لاشعور تمہیں اس سے روکتا ہے" ان روز روز کے جھنجھٹ سے تنگ آ کر بالآخر ہم نے اپنے لاشعور کو اس امر پہ رضامند کیا کہ وہ ان کا سگریٹ سلگانا یاد رکھے اور سگریٹ آفر کرنا بھول جائے۔ چنانچہ ایک عرصے سے ہمارا معمول اب یہی ہے! اگرچہ ہمارے یہ ماہرِ نفسیات متعدد بار اس موضوع پر ہم سے بات کرنے کی کوشش کر چکے ہیں کہ فرائڈ کے بعد "نیو فرائیڈین" اور پھر ان کے بعد کے لوگ فرائڈ کی ہر بات سے متفق نہیں ہیں، مگر یہ بے سود ہے کہ ہمارے لاشعور پہ تو اب قفل پڑ چکا ہے!

تاہم اس ساری گفتگو سے یہ نتیجہ اخذ نہیں کرنا چاہیئے کہ ہم علم نفسیات پر ایمان ہی نہیں رکھتے یا یہ کہ سارے ماہرِ نفسیات ایک جیسے ہوتے ہیں، حاشا و کلا ہمارا مقصود یہ نہیں، کیونکہ اس میدان میں بھی ایک سے ایک صاحب فن پڑا ہے ایک ڈیپارٹمنٹل سٹور میں ایک خاتون اپنے بچے کے ساتھ شاپنگ کے لئے داخل ہوئیں، یہ بچہ بہت شریر تھا، چنانچہ اس نے تھوڑی ہی دیر میں آسمان سر پہ اٹھا لیا اور سٹور کی تمام چیزیں الٹ پلٹ کر رکھ دیں، اس پہ یہ خاتون شاپنگ کئے بغیر لوٹنے لگیں، تو سٹور کا مینجر ان کے پاس آیا اور کہا "خاتون! ہمارے پاس بچوں کی نفسیات کے ایک ماہر موجود ہیں، اگر آپ چاہیں تو ہم انہیں بلاتے ہیں وہ آپ کے بچے کو مصروف رکھیں گے اور آپ اس دوران شاپنگ کر سکیں گی۔ چنانچہ خاتون کی رضامندی پہ ماہرِ نفسیات کو بلایا گیا، اس نے بچے کے کان میں کچھ کہا، جب یہ بچہ فوراً ایک کونے میں جا کر چپ چاپ کھڑا ہو گیا اور جب تک اس کی ماں شاپنگ سے فارغ نہ ہوئی وہ اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہ ہلا۔ خرید فروخت سے فراغت کے بعد خاتون نے اپنے بچے کی انگلی تھامی اور سٹور سے باہر نکل کر اس بچے کو پچکارتے ہوئے کہا "بیٹے! اس ماہرِ نفسیات نے تمہارے کان میں کیا کہا تھا کہ تم اس کے بعد اپنی جگہ سے ہلے تک نہیں۔ بچے نے یہ سن کر رونی صورت بنائی اور گلوگیر لہجے میں کہا "اس نے کہا تھا کہ اگر تم یہاں سے ہلے تو تمہاری ٹانگیں توڑ دوں گا!"



فیض احمد فیض کی شمالی امریکہ میں آمد

پاکستان کلچرل اینڈ کنسلٹنگ سروسز کے ترجمان خصوصی جناب ڈاکٹر عبدالقیوم لودھی نے اپنی تنظیم کی جانب سے یہ اطلاع دی ہے کہ اردو کے ممتاز شاعر فیض احمد فیض اور ایلس فیض اکتوبر کے آخری ہفتے میں پاکستان کلچرل اینڈ کنسلٹنگ سروسز کی دعوت پر شمالی امریکہ کے ادبی و ثقافتی دورے پر تشریف لا رہے ہیں ان کے قیام کے دوران آٹوا، لنگسٹن اور ٹورانٹو میں اہم ادبی، سماجی اور ثقافتی تقریبات کے علاوہ کینیڈا کے شاعروں، ادیبوں، علمی و سماجی شخصیتوں سے بھی ملاقات کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں مزید معلومات کے لئے ڈاکٹر عبدالقیوم لودھی 4309-444 (416) اور عبدالوحید خان 5628-982 (416) سے رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

محفلِ شعر و سخن

(اشعار بہ اعتبارِ عنوان)

جنت و جہنم

تیرا ملنا، تیرا نہیں ملنا
اور جنت ہے کیا جہنم کیا
جگر مراد آبادی

•

جائے ہے جی نجات کے غم میں
ایسی جنت گئی جہنم میں
میر

جزا و سزا

مجھ کو شکایتِ ستم ناروا نہیں!
دل کی سزا یہی ہے تمہاری خطا نہیں
فانی

•

سوداگری نہیں یہ عبادت خدا کی ہے
اے بے خبر جزا کی تمنا بھی چھوڑ دے
اقبال

•

سزائیں تو ہر حال میں لازمی تھیں
خطائیں نہ کر کے پشیمانیاں ہیں
آزاد انصاری

یہ غزل ادارۂ کریسنٹ کی جانب سے شائع ہونے والے شمالی امریکہ کے شعرائے اردو کے انتخابِ کلام "بازگشت" سے لی گئی ہے۔

غزل

پہلی نظر میں دوست لگا آشنا لگا
کتنا نظر فریب ترا دیکھنا لگا

حالت پہ اُن کی موجِ تلاطم بھی رو پڑی
ساحل ملا تو زیست جنہیں ڈوبنا لگا

تیری ہنسی پیام بہاروں کو روپ کا
فصلِ خزاں کا رنگ ترا روٹھنا لگا

محفل میں تم سے پوچھ رہے تھے سبھی مزاج
کیوں تم کو ناگوار مرا پوچھنا لگا

ویسے تو اُنکی ساری ادائیں حسین تھیں
سب سے حسین نام مرا بھولنا لگا

سید عزیز الحسن (نیویارک)

السعودیہ کے طیارے میں میرا ایک دوست بھی تھا۔

گذشتہ ماہ سعودیہ ائیرلائین کا بدقسمت طیارہ السعودیہ جس میں یوں تو ۲۸۱ پاکستانیوں نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ کتنے ہی معصوم بچے یتیم ہوئے۔ کتنی بیویاں بیوہ ہو گئیں اور کتنے ہی ماں باپ اپنے بیٹے اور بیٹیوں کی جدائی میں دیوانے ہو گئے۔ ایسا ہی ایک دوست میرا بھی تھا جو اپنی تمام فیملی دلہن عالیہ عباسی اور ایک ماہ کے نومولود بچہ عدنان کے ساتھ کراچی سے جدہ کیلئے روانہ ہوا لیکن منزل پر پہنچنے سے قبل ہی اس نے اپنے پورے خاندان کے ساتھ سفر کا رخ بدل دیا اور خالقِ حقیقی سے جاملا۔ یوں تو ایک لمحہ بھی کسی کے ساتھ گذارا ہوا یادگار ہوتا ہے لیکن اگر بچپن کا ساتھ جوانی تک رہے تو اندازہ کیجئے کہ اس دوست کی جدائی کس طرح بھولی جاسکتی ہے۔ میری دوستی بھی شکیل احمد صدیقی کے ساتھ کچھ ایسی ہی تھی۔ ہماری دوستی کا آغاز فجر کی نماز سے شروع ہو کر عشاء کی نماز تک ختم ہوتا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ مجھے نماز سے شغف اچھے اور برے کی تمیز شکیل احمد صدیقی کی صحبت سے ہی ہوئی ورنہ جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی کون نہیں بھٹکتا۔ بعض اوقات تو اس اندوہناک حادثے کو دل ماننے سے انکار کرتا ہے اور سوچتا ہوں شاید شکیل احمد صدیقی کے اچھے اوصاف نے ہی اسے خدا سے اتنا قریب کر دیا ہے کہ وہ اپنے محبوب بندوں کو اس دنیا میں زیادہ دیر نہیں رکھتا۔ اور گناہ گار دکھ سہنے کیلئے پیچھے رہ جاتے ہیں۔

اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون۔

سید اشرف حسنی۔ ٹورانٹو

محکمہ ڈاک کی ہڑتال

کینیڈا میں اس مہینے ڈاک کی ہڑتال کی بناء پر "الہلال" کا پچھلا شمارہ کچھ تاخیر سے سپردِ ڈاک کیا گیا تھا۔ آئندہ بڑے پیمانے پر ہونے والی ہڑتال کی بناء پر یہ شمارہ بھی بروقت ڈاک کے حوالے نہیں کیا جا سکے گا۔ اُمید ہے کہ قارئین ہماری مجبوری کے پیشِ نظر ہماری معذرت قبول فرمائیں گے۔ (ادارہ)

مختصر مختصر اشتہارات

ضرورتِ رشتہ

کالج میں زیرِ تعلیم ۱۸ سالہ سنّی مسلمان کینیڈین شہریت رکھنے والی خوب صورت دوشیزہ کے لیے اندرونِ ۲۵ سالہ میڈیسن یا انجینئرنگ گریجویٹ یا طالبِ علم کا رشتہ درکار ہے۔ خواہشمند مکمل تفصیلات تحریر فرمائیں:

786 C/O AL-HILAL

●

پنجابی معزز خاندان سے تعلق رکھنے والے کینیڈین سیٹیزن اور تعلیم یافتہ نوجوان کے لیے ہم پاکستانی اعلیٰ خاندان کی خوب صورت اور تعلیم یافتہ لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ پہلے ہی خط میں تفصیلات سے آگاہ کیجئے:

M.N. C/O AL-HILAL

●

پاکستانی مسلمان، اعلیٰ تعلیم یافتہ، کینیڈین سیٹیزن ۲۸ سالہ قبول صورت دوشیزہ کے لیے پروفیشنل، برسرِ روزگار، اردو جاننے والے مسلمان لڑکے کا رشتہ مطلوب ہے۔ خواہشمند پتہ ذیل پر خط لکھیں:

A.J. C/O Al-Hilal

●

نوٹ: ضرورتِ رشتہ کے سلسلہ میں جو خطوط "کریسنٹ" یا "الہلال" کی معرفت وصول ہوتے ہیں، انھیں کھولے بغیر مشتہرین تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ قارئین پورے اعتماد کے ساتھ خط لکھیں۔ (ادارہ)

نوٹ

قارئین نوٹ فرمالیں کہ اس اخبار کا پچھلا شمارہ حسبِ ذیل تاریخ کو ڈاک کے حوالے کیا گیا تھا۔ اگر آپ کو اخبار دیر سے ملتا ہو تو اپنے علاقے کے پوسٹ آفس سے شکایت کیجئے۔

(مختصر اشتہارات کا معاوضہ صرف ۵ ڈالر ہے جس کی پیشگی ادائی ضروری ہے)

اپنے بچوں پر توجہ دیجئے

ملکہ چاند بی بی

حسین وسیع ترین معنوں میں ہو تو انحصار مسائل پیدا ہوتے ہیں ... بچے کی تعلیم و تربیت ... پر توجہ دی جائے تو بہت سے مسائل ... ہے تو معاشرے میں بے شمار ... جرائم صرف ایک گھر ایک خاندان یا ایک علاقہ یا معاشرہ ہی کو اپنی لپیٹ میں نہیں لیتے بلکہ پورے شہر اور بعض اوقات ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے شہروں میں فسادات اور ہنگامے شروع ہو جاتے ہیں۔

آئیے اس چھوٹے سے مسئلے کو ذرا وسیع النظری سے دیکھیں اور اس پر بحث کریں۔

بچے ملک اور قوم کا قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں۔ بچے جب تک بچے ہیں ان پر خصوصی توجہ دینا ان کی بہتر تعلیم و تربیت اور ان کی نشوونما کی ذمہ داری والدین پر عائد ہوتی ہے لیکن دیکھا یہ گیا ہے کہ والدین اپنی دیگر مصروفیات میں اتنے مشغول ہوتے ہیں کہ ان کو اپنے بچوں کی سارے دن کی مصروفیت کے بارے میں کچھ علم ہی نہیں رہتا بلکہ وہ بڑے اطمینان سے کہتے ہیں کہ ہم نے تو اپنے بچوں کے لیے بہت کچھ کر لیا ہے اب اور خصوصی تربیت کیا دیں وہ سمجھتے ہیں کہ بچوں کو اچھا کھلانا اچھا پلانا ان کی تمام ضرورتوں کو پورا کرنا، انہیں اسکول میں داخل کروانا اور ایک ٹیوٹر مقرر کر دینا ہی کافی ہے اور اس طرح وہ یہ چاہتے ہیں کہ یہ بچے پڑھ لکھ کر ملک و قوم اور خاندان کا نام روشن کریں۔

لیکن اس کے برعکس ہوتا یہ ہے کہ بچے اسکول میں صرف استادوں کی ڈانٹ ڈپٹ اور ساتھی بچوں سے جھگڑے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ اور بہت سی باتیں جو کہ کالج کے طالب علموں کا طرۂ امتیاز ہے سیکھتے ہیں مثلاً انتہائی فیشن، فوٹو گرافی، فلمی ڈائیلاگ، امتحانات میں نقل کرنے کے لیے کارتوس وغیرہ کی تیاری، شیشے کی کھڑکیاں اور فرنیچر توڑنے کی پریکٹس، نعرہ بازی اور غنڈہ گردی کی سیاست



بچوں میں یہ احساس جنم لیتا ہے کہ یہی پڑھنے سے اچھا کام کرنا ہے۔

ہمارے ملک کی آبادی محنت کشوں اور ملازمت پیشہ افراد پر مشتمل ہے اکثر گھروں میں گھر کے سرپرست ماں اور باپ دونوں ہی سروس کرتے ہیں اور بچوں کو یا تو نوکروں کے یا پھر گھر کے بزرگوں پر (اگر ہیں تو) چھوڑ دیتے ہیں یا پھر گھر کے بڑے بچے ہی چھوٹے بچوں کی نگرانی پر مامور کر دیئے جاتے ہیں۔

اب یہ بچے ماں باپ کی غیر موجودگی میں سارا دن گلیوں کو آباد رکھتے ہیں۔ لڑنے جھگڑنے گالی گلوچ میں لگے رہتے ہیں۔ شام کو والدین کے سامنے متعدد شکایتوں کا دفتر کھلا رہتا ہے اور پھر غصہ میں والدین بچوں کی بے تحاشہ پٹائی شروع کر دیتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ دن بھر کے تھکے ہوئے آتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ بچوں کی نگہداشت ماں باپ دونوں ہی کی ذمہ داری ہے لیکن جب ماں باپ دونوں نکلے روزگار کی تلاش میں ہیں اور وہ روزی کے پیچھے لگے ہوتے ہیں تو بچوں کی نگہداشت کون کرے۔ ظاہر ہے پھر اس طرح یہ بچے کس طرح بڑے ہو کر ملک کے باوقار

بچوں کی نگہداشت ماں اور باپ دونوں کی ذمہ داری ہے

اور ان کے ساتھ ہنگامے اور فسادات وغیرہ سیکھتے ہیں۔

اور جب یہ بچے میدان عمل میں آتے ہیں تو ان کا کردار کیا ہوتا ہے؟ اس سے ہم آپ سب واقف ہیں۔ بچوں پر ایک ذرا سی نظر ہی کافی ہوتی ہے مثلاً ان کا ہر ہفتہ ہوم ورک چیک کرنا۔ ان کے اسکول جا کر استاد سے ماہانہ رپورٹ چیک کرنا۔ گھر پر سخت نظر رکھنا۔ اور وقتاً فوقتاً خود بھی بچوں کا ٹیسٹ لینا وغیرہ۔ اس سے

مختلف گھروں میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ گھر کے ... ٹھہری ہیں گے۔

دیکھا جاتا ہے بچوں کی بہ نسبت کسی ایک بچے پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے ... اس طرح تربیت دینی چاہئے ... بچے کو خراب کر دیتی ہے ... بچہ کچھ نہیں کر سکتا ہے بیکار ہے اس پر جتنی محنت کی جائے ضائع ہو جائے گی اور اس کو دوسروں کے سامنے لعن طعن کیا جاتا ہے جس سے بچہ شدید ترین احساس کمتری کا شکار ہوتا ہے اور دوسروں کی نظروں میں کم تر

... دیکھا جاتا ہے تو دونوں صورتیں ہی نقصان دہ ہیں ... احساس برتری کا شکار ہو کر مغرور ... احساس کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں ... اگر والدین بچوں کے ساتھ میانہ روی کا سلوک کریں تو بچہ احساس برتری کا شکار ہو گا۔ اور نہ احساس کمتری کا ... صلاحیتوں کو ضائع کرے گا۔

(بشکریہ ... کراچی)

سجیلا سپنا (اپنے مقتول شوہر کی یاد میں)

نیر جہاں نیر : کیلیفورنیا

اجنبی دیس میں چلتے چلتے
تم سرِ راہ جو مل جاؤ مجھے
آنکھ مَل کر میں ٹھٹک کر تمہیں رک کر دیکھوں
اور یہ دل میں کہوں
کیا بھلا خواب ہے یہ!
مسکراتے ہوئے تم ہاتھ بڑھاؤ اپنا
چوم کر ہاتھ تمہارا ساتھی
دوڑ کر تم سے لپٹ جاؤں، بتاؤ کیا ہو

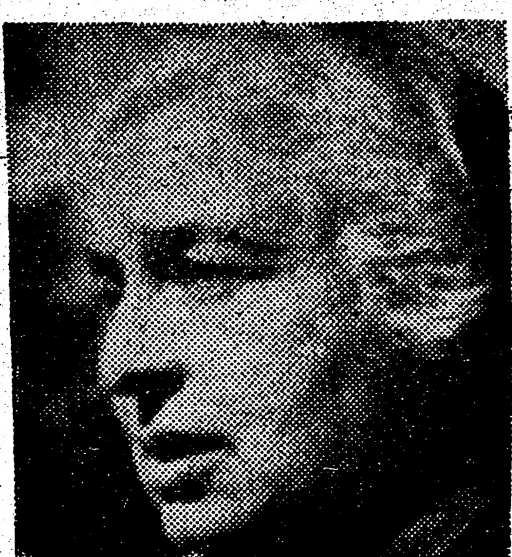
آپ ہی اپنے خیالوں پہ ہنسی آتی ہے
اجنبی دیس میں تم آؤ گے
اجنبی دیس میں تم کیسے بھلا آؤ گے
میں نے خود خاک کے بستر پہ سلایا تم کو
سرد، بے رحم، منوں مٹی میں
اپنے ہاتھوں سے لٹایا تم کو
اسی مٹی میں جہاں ہم دونوں
سوچتے تھے کہ لگائیں گے باغ
آم کے، لیچی، اناس کے باغ
پاس ہی چھوٹا سا اک گھر ہوگا
جس کے آنگن میں ہمارے بچے
نانا کے پیار کے پالے بچے
کھیلتے ہوں گے مگن
مسکراتے ہوئے تم لے کے مرا ہاتھ میں ہاتھ
مجھ سے پھر کہنا کوئی شوخ سی بات
رنگ ہے، نور ہے، خوشبوئیں ہیں
زندگی توسِ قزح لگتی ہے

اُف! میرا خواب اچانک ٹوٹا
دردانگیز صداؤں کا ہے طوفان بپا
کیسا کہرام مچا ہے ہر سو
ہے ہواؤں میں فقط خون کی بو

کون ہیں لوگ جو اس طرح چلے آتے ہیں
یہ کہاں تم کو لیے جاتے ہیں
کوئی روکے مرے اللہ کوئی روکے انہیں
لو مرا راج گیا
میرا سرتاج گیا
میرے محبوب مبارک ہو شہادت تم کو
میرے محبوب مگر تم تو کہا کرتے تھے
"ساتھ جیتے ہیں ابھی ساتھ ہی مر جائیں گے"
تم مجھے چھوڑ گئے
عہدِ وفا توڑ گئے
اور اس دکھ بھری دنیا میں تمہاری نیرؔ
ٹوٹے پتے کی طرح تنہا ہے

میرے اللہ یہی تیری اگر مرضی تھی
مجھ خطا کار، گنہگار کی سن لے یہ دعا
میری یادوں میں بسے ہیں جو سہانے منظر
جن کو آنکھوں میں سجائے اکثر
میں تکا کرتی ہوں ہر راہگزر
ہر نئے موڑ پہ وہ مجھ کو نظر آتے ہیں
میں پریشان سی رک جاتی ہوں
ہر طرف ایک سمندر کی طرح
اجنبی اجنبی حیراں چہرے
ڈھونڈتی ہوں انہی چہروں میں کہیں
اپنی گم گشتہ محبت کے نشاں
پھر نئے خواب بُنا کرتی ہوں

میرے اللہ یہی تیری اگر مرضی تھی
چھین لے مجھ سے مرے سارے خواب
شمعِ زیست مری گل کر دے
یا مجھے صبر عنایت کر دے



بھارت مذہبی جنونیوں کی سرزمین بن گیا ہے

مسز وجے لکشمی پنڈت

بمبئی ۱۰ ستمبر (ن ر) پنڈت نہرو کی ہمشیرہ مسز وجے لکشمی پنڈت نے کہا ہے کہ بھارت مذہبی جنونیوں کی سرزمین بن چکا ہے بمبئی میں ایک جلسے سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ لوگوں کو قتل کرنا مذاق بن چکا ہے انہوں نے لوگوں پر زور دیا کہ وہ لوگوں کی باتوں میں نہ آئیں اور مذہب کے اعلیٰ اصولوں پر عمل کریں انہوں نے کہا کہ موجودہ صورت حال کی ذمہ داری لیڈروں پر نہیں خود ہم پر عائد ہوتی ہے ہمیں بار بار لوگوں کو منتخب کرنے کا موقع ملا مگر ہم نے ہمیشہ نااہل لوگوں کو منتخب کیا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت میں انسان آج جتنا حقیر ہے اتنا پہلے کبھی نہیں تھا اور جن حقوق کا اسے مطالبہ کرنا چاہیے وہ ان کی بھیک مانگنے پر مجبور رہے۔

شام اور لیبیا کے انضمام کا سرکاری اعلان

دونوں ممالک کی ایک انقلابی حکومت ہوگی

دمشق ۱۰ ستمبر (پی پی آئی / ڈی پی اے) شام اور لیبیا کے مکمل انضمام کا اعلان آج یہاں کر دیا گیا ہے۔ شام کے سربراہ حافظ الاسد کے طرابلس کے ۲ روزہ دورے سے واپسی پر آج ایک مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا ہے جس پر حافظ الاسد کرنل معمر قذافی کے دستخط ہیں، اعلامیہ میں دونوں ملکوں کے انضمام کی تجویز کو سرکاری طور پر تسلیم کیا گیا ہے اعلامیے کے ۶ بنیادی نکات یہ ہیں، دونوں ممالک کی ایک حکومت قائم کی جائے گی جس کو دونوں ممالک پر حکمرانی کے اختیارات حاصل ہوں گے ۲۔ ایک مشترکہ ریاست قائم ہو گی جسے بین الاقوامی ادارے کی حیثیت حاصل ہوگی، ۳۔ دونوں ممالک کے سربراہان ایک انقلابی لیڈر شپ میں ضم ہو جائیں گے، ۴۔ یونین کی ایک جنرل کانفرنس ہو گی، ۵۔ یونین ہیئت کا انتظامی ادارہ ایک ہو گا، ۶۔ دونوں ممالک کی واحد انقلابی لیڈر شپ ان فیصلے پر عملدرآمد کرانے کے لئے ایک ماہ کے اندر اعلان کرے گی، شام کے وزیر خارجہ اس انضمام کے بارے میں حافظ الاسد کا پیغام لے کر آج سعودی عرب، کویت، قطر، متحدہ عرب امارات، جنوبی اور شمالی یمن کے دورے پر روانہ ہونے والے ہیں۔

میں نے اسلام کیوں قبول کیا؟

اسلام کی رو سے عقیدے اور سائنس میں کوئی کشمکش نہیں

ڈاکٹر حامد مارکوس، جرمنی

بچپن ہی میں، میں نے اسلام کے بارے میں وہ سب کچھ جان لینے کی اپنے اندر زبردست تڑپ محسوس کی جو جاننا ممکن تھا۔ خوش قسمتی سے مجھے اپنے قصبہ کی لائبریری میں ۱۷۵۰ء کا شائع شدہ قرآن کریم کا ایک نسخہ دستیاب ہو گیا۔ قرآن کا یہی ایڈیشن جرمنی کے مشہور فلسفی گوئٹے کے زیر مطالعہ بھی رہا تھا۔ میں نے نہایت توجہ اور انہماک سے اس کا مطالعہ کیا۔ اور قرآن کی قطعی معقول اور انسانی عقل کو براہ راست اپیل کرنے والی تعلیمات سے نہایت گہرے طور پر متاثر ہوا۔ کلام پاک کی سادہ مگر پرشکوہ اور متاثر کن زبان اور انداز بیان نے بھی مجھ پر گہرا اثر چھوڑا۔ اس کے علاوہ میں اس روحانی انقلاب سے بھی بہت زیادہ متاثر ہوا جو قرآن نے دور اول کے مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں میں دیکھتے ہی دیکھتے برپا کر دیا تھا۔

اس کے بعد برلن میں مجھے مسلمانوں کے ساتھ رہنے اور کام کرنے کا موقع ملا۔ یہیں میری ملاقات اس عظیم شخصیت سے ہوئی جسے جرمنی میں پہلے مسلم مشن کی بنیاد رکھنے اور پہلی مسجد تعمیر کرنے کا شرف حاصل ہے۔ قرآن کے بارے میں اس شخص کے ولولہ انگیز اور بصیرت افروز خطبوں سے میں نے بہت کچھ حاصل کیا کئی برس تک اس عظیم انسان کے ساتھ کام کرنے اور اس کی جدوجہد اور سیرت و کردار کو دیکھنے اور پرکھنے کے بعد بالآخر میں نے اسلام قبول کر لیا۔

کائنات اور انسان کے بارے میں میرے بہت سے تصورات کی اسلام سے تصدیق ہوئی۔ خدا پر ایمان اسلام میں ایک مقدس چیز ہے۔ لیکن یہاں اس عقیدے کے ساتھ ایسے توہمات وابستہ نہیں جو جدید سائنس سے متصادم ہوں۔ اس لئے یہاں عقیدے اور سائنس میں کوئی کشمکش نہیں پائی جاتی یہ حقیقت ایک ایسے آدمی کے لئے جو اپنی بہترین صلاحیتیں سائنسی تحقیق میں صرف کر رہا ہو۔ فطری طور پر نہایت حوصلہ افزا اور خوشگوار ہے۔ اسلام کی دوسری بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ انسانی فطرت کے نقطۂ نظر سے ناقابل حصول آئیڈیلز کو پا لینے کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ فطرت انسانی کے عین مطابق زندگی کا ایک قطعی قابل عمل نظام پیش کرتا ہے۔ اسلام کے قوانین ٹھوس اور جامد نہیں۔ یہاں تو اصولی رہنمائی دی گئی ہے جس میں اتنی لچک ہے کہ ہر معاشرے کی جائز ضروریات کا لحاظ رکھتے ہوئے اس کے مطابق ایک عملی نظام وضع کیا جا سکتا ہے۔

بعض صحافی بلوچستان کے محب وطن عوام کی صحیح تصویر پیش نہیں کر رہے ہیں گورنر رحیم

بلوچوں نے ہر مشکل وقت میں جرأت اور حوصلے سے پاکستان کا دفاع کیا ہے۔ کوئٹہ کلب میں سی پی این ای کے عشائیے سے خطاب

کوئٹہ ... (پی پی) بلوچستان کے گورنر لیفٹیننٹ جنرل رحیم الدین خاں نے کہا ہے کہ بلوچستان کے عوام ملک کے دوسرے حصوں کے باشندوں کی طرح محب وطن پاکستانی ہیں جنہوں نے ہر مشکل وقت میں ملک کے دفاع کے لئے جرأت اور حوصلے کے ساتھ کام کیا ہے، کوئٹہ کلب میں سی پی این ای کے نائب صدر سید فصیح اقبال کی طرف سے مدیران جرائد کے وفد کے اعزاز میں دیئے گئے عشائیے سے خطاب کرتے ہوئے گورنر نے گزشتہ رات اس یقین کا اظہار کیا کہ اگر خدانخواستہ آئندہ ملک کبھی آزمائش سے دوچار ہوا تو اس صوبے کے لوگ ملک کے تحفظ اور سلامتی کے لئے پھر لڑیں گے، گورنر نے اخبارات کے ایڈیٹروں پر زور دیا کہ وہ پاکستان کے خلاف کئے جانے والے پروپیگنڈے اور مغربی ذرائع ابلاغ کی گمراہ کن اطلاعات کا مؤثر طور پر مقابلہ کریں انہوں نے تحریک پاکستان کے حوالے سے کہا کہ ... میں اس صوبے کے لوگوں نے پاکستان کے حق میں سو فیصد ووٹ دیئے تھے، اور اس وقت یہاں کے عوام کا یہ فیصلہ کسی جذباتی واقعہ کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ ایک سوچا سمجھا اقدام تھا، گورنر نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ بعض پاکستانی صحافی بلوچستان کی صحیح تصویر پیش نہیں کر رہے۔ گورنر نے کہا کہ یہاں کے ہر باشندے کا دل وطن کی محبت سے بھرا ہوا ہے ... کا مطلب کبھی یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ کثیر رائے عامہ کی نمائندگی کر رہے ہیں، انہوں نے صحافیوں پر زور دیا کہ وہ اس صوبے کے عوام اور ملک کے دوسرے حصوں کے باشندوں سے قریبی ذہنی رابطہ پیدا کرنے کی کوشش کریں، اس سے پہلے مدیران جرائد کی کونسل کے صدر ... نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ تحریک پاکستان تاریخ کے عدیم المثال واقعات میں سے ہے جس کے نتیجہ میں ایک آزاد ملک وجود میں آیا انہوں نے ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کی کوششوں کو عوامی امنگوں کے مطابق قرار دیتے ہوئے کہا کہ لوگوں نے اس مقصد کے حصول کے لئے قربانیاں دی تھیں، انہوں نے بلوچستان کے بارے میں مغربی ذرائع ابلاغ کے غلط پروپیگنڈے کی مذمت کرتے ہوئے صحافیوں پر زور دیا کہ صوبہ کی صحیح صورت حال پیش کی جائے کیونکہ بلوچستان کے بارے میں اخبارات میں صحیح خبریں نہ ملنے سے لوگ غیر ملکی نشریاتی اداروں کی اطلاعات پر بھروسہ کرنے لگے ہیں۔ تقریب سے سی پی این ای کے نائب صدر سید فصیح اقبال نے بھی خطاب کیا

بین الاقوامی اجتماعات سمیت تمام مواقع پر اردو میں تقاریر کی جائیں صدر ضیاء

قومی زبان کے فروغ کی ذمہ داری سرکاری ملازمین پر عائد ہوتی ہے سرکاری ملازمین کے نام صدر کا سرکلر

کراچی ... (پی پی آئی) صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے سرکاری ملازمین سے کہا ہے کہ وہ ملکی تقریبات اور بین الاقوامی مواقع پر اپنی تقاریر میں اردو کا زیادہ سے زیادہ استعمال کریں ... ایک سرکلر جاری کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ سرکاری ملازمین کی یہ ذمہ داری ہے ... اردو کو قومی زبان کی حیثیت سے ترقی دیں۔ صدر نے کہا کہ اس امر پر اتفاق ہے کہ تمام سرکاری امور میں انگریزی کے بجائے اردو اختیار کرنے میں ایک مرحلے کا فاصلہ ... حکومت نے ... قومی زبان کی ... مقتدرہ قومی زبان کی سفارشات کے سلسلے میں ... سرکاری ... قابل ہو جائیں گی انہوں نے کہا کہ جب تک ... بین الاقوامی اجتماعات میں جو پاکستان میں منعقد ہوں تقاریر اردو میں کی جائیں اور سامعین کو ان کے تراجم انگریزی میں فراہم کئے جائیں۔

ہیرے کا جگر

روبینہ نہال نقوی

پھولوں سے ڈھکے خوبصورت سے "شاہ رخ کاٹیج" کی رونقیں آج اپنے عروج پر تھیں رنگ و خوشبو کا ایک سیلاب سا تھا تقریباً سب ہی لوگوں کے لبوں پر مسکراہٹ تھی اگرچہ ان میں سے اکثر کی مسکراہٹ کے پیچھے غم و غصہ کی آگ بھڑک رہی تھی لیکن بظاہر سب خوش تھے۔ مسرور تھے۔ مگر اس محفل کی مرکز نگاہ "دیپ" جو کل ہی شاہ رخ کی دلہن بن کر آئی تھی اندر ہی اندر سلگ رہی تھی مستقبل کا خوف اس کے ذہن پر طاری تھا جب بھی وہ کوئی تضحیک آمیز جملہ سنتی یا کسی کی طنزیہ نظریں اس کا پیچھا کرتیں تو اشکوں کا روکنا مشکل ہو جاتا اور اسے شاہ رخ کی دلفریب قربت اور خوبصورت باتیں ایک خواب لگنے لگتیں وہ سرخ اور سنہرے زندگی کے خوبصورت لباس میں لپٹے وجود کی ساری لہروں کو سمیٹے اداس اداس سی بیٹھی تھی۔

اگرچہ بے شمار لڑکیاں اور عورتیں اسے گھیرے بیٹھی تھیں مگر وہ اپنی ذات کے گنبد میں تنہا قید نہ جانے کیا کیا سوچے جا رہی تھی۔ تب ہی اسے دور کہیں سے آواز آئی۔ "اے زرینہ بیگم تم نے تو اپنے شہزادے جیسے بیٹے کی قسمت ہی پھوڑ ڈالی کچھ تو اس کی چاند سی صورت کا خیال کیا ہوتا اے نہ شکل نہ صورت نہ اعلیٰ خاندان نہ جائیداد کچھ بھی تو نہیں ہے اس لڑکی کے پاس"، گہرے گلابی رنگ کی ساڑھی میں ملبوس ایک ادھیڑ عمر خاتون شاہ رخ کی ممی سے مخاطب تھیں۔ دیپ نے سنا اور کرب سے ہونٹ کاٹ ڈالا۔

"بھئی حور کے ساتھ لنگور کا تذکرہ تو اکثر سنا تھا لیکن یہاں تو معاملہ ہی الٹا ہے"۔ ایک شوخ سی لڑکی نے طنز کیا اور کھلکھلا کر ہنس پڑی اس کے ساتھ ہی بے شمار قہقہے پھوٹ پڑے اور کومل سی دیپ کا دل درد سے تڑپ اٹھا۔ آنکھیں شدت ضبط سے سرخ ہو گئیں۔

پھر جب رات کسی آوارہ شاعر کے دل کی طرح ویران اور کسی غریب کی کٹیا کی طرح تاریک ہو گئی تو شاہ رخ کاٹیج کی رونقیں بھی ماند پڑنے لگیں اور شاہ رخ اپنے آخری دوست کو گیٹ تک چھوڑ کر دیپ کے پاس آنے لگے تو انہوں نے سنا ممی دیپ سے بڑے سخت لہجے میں مخاطب تھیں۔

"سنو لڑکی تم نے شاہ رخ کے ساتھ شادی کر کے نہ صرف میرے لئے بلکہ اپنے لئے بھی بہت برا کیا ہے تم کسی طرح اس کے لائق نہیں ہو نہ تم اچھی صورت کی مالک ہو نہ تمہارے پاس دولت، بینک بیلنس اور اعلیٰ اسٹیٹس ہے میں تمہیں کبھی چین سے نہ رہنے دوں گی انہوں نے اپنی بات مکمل کی اور مشینی انداز میں مڑ کر تیزی سے اندر چلی گئیں اور دیپ کا نازک وجود مٹی کے ڈھیر کی مانند ایک طرف لڑھکنے لگا مگر اس سے پہلے کہ وہ زمین پر گرتی شاہ رخ کے مضبوط بازوؤں نے اسے تھام لیا۔

شاہ رخ یہ جانتے تھے کہ ان کی ماں دیپ کو پسند نہیں کرتی لیکن ان کا خیال تھا کہ جب دیپ ان کے اکلوتے اور چہیتے بیٹے کی دلہن بن کر ان کے گھر آئے گی تو ان کا سخت دل نرم پڑ جائے گا لیکن آج پہلے ہی دن ماں کے اس رویے سے وہ سخت پریشان ہو گئے اور پھر ایک ہفتے تک انہوں نے دیپ کو ایک لمحہ کو اکیلا نہ چھوڑا کہ مبادا ممی پھر کوئی تلخ سی بات نہ کہہ دیں اور دیپ دکھی ہو جائے لیکن کب تک آخر وہ ملک کے مشہور بزنس مین تھے اور اپنے کاروبار کے تنہا وارث چنانچہ شادی کے ایک ہفتے کے بعد انہوں نے آفس جانا شروع کر دیا اور ان کے جاتے ہی دیپ کو یوں لگا کہ جیسے سیاہ بختیاں ایکبار پھر اس کی چوکھٹ پر آ گئی ہوں اور ایسا ہی ہوا جب دیپ شاہ رخ کو گیٹ تک چھوڑ کر واپس آنے لگی تو شاہ رخ کی ممی اسے بڑی عجیب نظروں سے دیکھتے ہوئے بولیں۔

"اے ایک بات تو بتاؤ کہ تم نے اتنی معمولی صورت کی لڑکی ہونے کے باوجود شاہ رخ کو اپنے جال میں کیسے پھنسایا اس نے تو کبھی حسین سے حسین ترین لڑکی کی طرف بھی پلٹ کر نہ دیکھا تھا اور پھر یکایک تمہارا ایسا دیوانہ ہوا کہ گھر بار، دولت، جائیداد سب کچھ کیوں چھوڑنے پر آمادہ ہو گیا۔

انہوں نے بظاہر بڑے سپاٹ لہجے میں پوچھا لیکن ان کے لہجے میں چھپا طنز دیپ کے دل کو کرچی کرچی کر گیا۔ اور وہ بنا کچھ جواب دئیے اپنے کمرے میں آ گئی اور بیڈ پر گر کر آنکھوں کے راستے دل کا غبار ہلکا کرنے لگی۔

"یہ تمہاری آنکھوں میں سرخی کیسی کیا روئی ہو؟" شام جب شاہ رخ واپس آئے تو اس کی گلابی گلابی آنکھیں دیکھ کر پوچھ بیٹھے۔ "نہیں تو.... میں کیوں روؤں گی، بھلا میرے رونے کے دن تو گزر گئے..." اس نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن لہجے کے درد کو شاہ رخ صاف سمجھ گئے۔ اور [illegible] سے ممی کے کمرے میں جا پہنچے۔



"ممی.... ممی آپ نے دیپ کو کچھ کہا ہے"

"مجھے معلوم تھا وہ آتے ہی تمہارا کان بھرے گی" ممی نے تلخی سے جواب دیا "[illegible]"

"یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ عورت ہی عورت کی دشمن کیوں ہوتی ہے۔ انہیں تو آپس میں ایک دوسرے کا ہمدرد ہونا چاہئے [illegible]"

شاہ رخ نے غصے کو دباتے ہوئے کہا تو ممی جراغ پا ہو گئیں۔

"کیا مطلب ہے تمہارا میں تمہاری بیوی کی دشمن ہوں؟"

"نہیں میرا یہ مطلب نہیں تھا ممی ذرا سوچئے تو دنیا میں سب کچھ صورت ہی تو نہیں ہوتی میں نے ہزاروں ایک سے بڑھ کر ایک حسین لڑکیاں دیکھی ہیں لیکن [illegible] نظر آئے [illegible] عار کی طرح تاریک تھے۔ لیکن دیپ میری زندگی

دل کے گھاؤ جسم کے زخموں سے کہیں زیادہ گہرے ہوتے ہیں

میں آنے والی روشنی کی وہ پہلی کرن ہے جس نے میری سوچوں کو نیا رخ دیا ہے [illegible] صورت والی غریب سی لڑکی [illegible] اور چاہت سے [illegible] اسی کے دل میں [illegible] ہو جاتی ہے۔"

شاہ رخ ماں کے غصے کو دیکھ کر انہیں دیر سے سمجھانے لگے۔

"بس.... بس زیادہ باتیں مت بناؤ میں اچھی طرح جانتی ہوں ایسی لڑکیوں کو [illegible] باتوں سے سنہری جال میں [illegible]" ممی کی باتیں سن کر شاہ رخ دکھی سے ہو گئے اور بجھے سے دل کے ساتھ کمرے سے نکل گئے۔

اگلے دن شاہ رخ کے آفس جاتے ہی ممی اپنا بھاری بھرکم وجود لئے دیپ کے کمرے میں پہنچیں دیپ گھبرا کر کھڑی ہو گئی۔

"مجھے معلوم ہے کہ شاہ رخ تمہارا دیوانہ ہے لیکن یاد رکھو آئندہ تم نے اسے میرے خلاف بھڑکایا۔ تو اپنے انجام کی تم خود ذمہ دار ہو گی میں تمہیں کبھی چین سے نہ رہنے دوں گی انہوں نے گرجتی آواز میں کہا اور چلی گئیں اور دیپ دل تھام کر بیٹھ گئی۔

"اف میرے خدا خوشیاں اتنی عارضی کیوں ہوتی ہیں اور اگر یہ عارضی ہوتی ہیں تو پھر یہ پگلا من ان کی چاہ کیوں کرتا ہے۔ شاید میں نے شاہ رخ سے شادی کر کے زندگی کی سب سے بڑی بھول کی ہے مگر..... اب اس بھول کو نبھانا ہو گا، مجھے ہر ستم سہنا ہو گا۔ اشکوں کو پی کر زخموں سے چور ہو کر مسکرانا ہو گا۔ اس نے سوچا اور سو گئی۔

ممی کے ظلم و ستم بڑھتے رہے دل چھلنی ہوتے گئے گھاؤ جسم کے زخموں سے کہیں زیادہ گہرے ہوتے ہیں۔ اور زبان سے لگے ہوئے ان زخموں سے اس کا ننھا دل ریزہ ریزہ ہو کر بکھرتا رہا اور ہر شام دل کی ان کرچیوں کو چن کر ہونٹوں پر مسکان سجائے شاہ رخ کو خوش آمدید کہتی رہی اور جب شاہ رخ گھر پر نہ ہوتے تو اس کی حیثیت ایسی ہوتی کہ گھر کے نوکر بھی اسے عجیب نظروں سے دیکھتے۔

شاہ رخ کی ممی نے دیپ کے متعلق یہ مشہور کر دیا تھا کہ وہ ایک برے کردار کی لڑکی ہے اور دیپ جس کا قصور صرف یہ تھا کہ وہ ناولوں اور فلموں کی ہیروئنوں کی طرح خوبصورت نہ تھی۔ دولت مند نہ تھی اپنے ناکردہ گناہوں کا عذاب بھگت رہی تھی اور اتنے ستم سہنے کے باوجود وہ شاہ رخ کی ماں کی خدمت یوں کرتی کہ سگی بیٹی بھی نہ کرتی ہو گی۔

وقت کا پہیہ چلتا رہا اور دیپ ستم کی چکی میں چپ چاپ پستی رہی مگر پھر جب اس پہیے کا چکر پورا ہوا تو اب کی بار شاہ رخ کی ممی اس پہیے کے نیچے تھیں ہوا یوں کہ ایک دن کہیں جاتے ہوئے ان کی گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا اور وہ موت و زندگی کی کشمکش میں اسپتال پہنچا دی گئیں ان کے جسم سے بہت سا خون بہہ گیا تھا۔ زندگی بے وفا محبوب کی طرح ساتھ چھوڑنے پر مصر تھی اور موت انھیں خوش آمدید کہنے چوکھٹ تک آ پہنچی تھی۔ بلڈ بینک سے صرف ایک بوتل ہی خون مل سکا تھا۔ اور شاہ رخ تمام تلخیوں کو بھلا کر خون حاصل کرنے کی تگ و دو میں دیوانہ سا ہو رہا تھا۔ ایسے نازک وقت میں دیپ نے ایک فیصلہ کر لیا۔

"ممی پھول کی نرم و نازک پتی ہیرے کا جگر کاٹ کر ڈال دیتی ہے۔ پانی کا نرم شفاف قطرہ جب پتھر کی چٹانوں پر پڑتا ہے تو ان کے دل چھید دیتا ہے سو آج میرے لہو کا آخری قطرہ آپ کے پتھر دل میں موجزن ہو جائے گا۔"

اس نے سوچا اور ڈاکٹر کے پاس دوڑ گئی۔

"ڈاکٹر صاحب میرا خون ٹیسٹ کریں شاید میں مریضہ کی زندگی بچا سکوں۔"

اس کا خون چیک کیا گیا تو دونوں کے خون ایک ہی گروپ سے تھے۔ "ڈاکٹر میرے جسم سے لہو کا ایک ایک قطرہ نچوڑ لیں۔ ہیرے کا جگر کاٹ ڈالیں۔ چٹانوں کو توڑ دیجئے یا پھر میری زندگی کا چراغ بھی گل کر دیجئے۔" وہ جذباتی انداز میں ڈاکٹر سے بولی۔

ڈاکٹر نے اسے بیڈ پر لیٹنے کا اشارہ کیا اور پھر قطرے قطرے گرنے لگے۔ دیپ کا خون شاہ رخ کی ماں کی خشک رگوں کو سیراب کرنے لگا ان کی آنکھیں کھل گئیں۔ مگر دیپ بجھنے لگا۔ شاہ رخ دیپ کا زرد چہرہ دیکھ کر گھبرا گئے۔ اور جب ڈاکٹروں نے بتایا کہ دیپ کی زندگی کے چند لمحے اور باقی ہیں تو شاہ رخ دیپ سے پہلے موت کے گلے جا لگا۔

پھر چند لمحے بعد دیپ بھی شاہ رخ کی انگلی تھام کر دوسری دنیا میں چلی گئی۔ ادھر چٹان ان نرم قطروں کے بوجھ سے ریزہ ریزہ ہو چکی تھی۔ پتھر میں گھاؤ پڑ چکا تھا مگر بہت دیر سے جب بادل برس کے گزر بھی چکے تھے۔



گلوکار موسیقار خورشید انور کی نظر میں!



مقبول گلوکارہ ناہید اختر

تحریر — ندیم سلمی

سنگرز کی نئی پود اس وقت بہت مصروف ہے۔ ریڈیو، ٹی وی اور فلم ان کی مقبولیت میں روز بروز اضافہ کر رہے ہیں۔ اس وقت ۲۰ کے قریب ایسے گلوکار ہیں جو نئی نسل کی پسند میں شمار کئے جاتے ہیں یا جن کے تذکرے نوجوانوں کی محفل میں ہوتے ہیں لیکن ہم نے ان میں سے صرف چند کا انتخاب کیا ہے۔ اس لئے کہ کچھ کی تو تصویریں ہی میسر نہ آسکیں۔ اور کچھ ہمیں ذاتی طور پر بھی پسند نہیں ہیں۔

مقبولیت اور کوالٹی دو مختلف چیزیں ہیں۔ مقبولیت کبھی کبھار غلط لگ جانے سے بھی مل جاتی ہے لیکن کوالٹی کا بہتر ہونا خداداد ہوتا ہے۔ یہ جاننے کے لئے کہ ان کی مقبولیت اور کوالٹی میں کتنا فرق ہے ہم نے ملک کے ایسے ماہر فن موسیقار خورشید انور سے ملاقات کی جس کے سب ہی معتقد ہیں۔ ہمیں صرف خورشید انور ہی ایسے موسیقار دکھائی دیتے ہیں جو موسیقی کے حقیقی معنوں میں استاد ہیں اور ان کی رائے میں دورنگی یا منافقت نہیں ہے!!

جب ہم نے خورشید انور سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ہمارے سوال کو ایک طرف رکھتے ہوئے سگریٹ سلگایا اور اپنی گفتگو کا آغاز نور جہاں سے کیا۔

"ملکہ ترنم نے عرصہ قبل نور جہاں نے اس فن کی باقاعدہ تعلیم حاصل کی اور خدا نے اپنی آواز کی کوالٹی کو بہتر کیا۔ اس نے خدا کی طرف سے عطا کئے ہوئے اس فن میں نکھار پیدا کرنے کے لئے ریاض کیا۔ پھر وہ لمبے عرصے جو اس کی آواز میں ریکارڈ ہوئے ہمارے کلچر کے نمائندہ ہیں۔ وہ کل بھی پسند کئے جاتے تھے اور آج تک ان کی اپنی ایک اہمیت ہے۔

نسیم بیگم نے بھی خود کو ایسی ہی ترتیب سے گزارا اور آج اگرچہ وہ اس دنیا میں نہیں ہے لیکن بحیثیت گلوکار آج بھی اسے یاد کیا جاتا ہے۔ نور جہاں کی اہمیت اپنی جگہ — لیکن میں تو یہ کہوں گا کہ اس نے دولت کے لالچ میں اپنے فن کو داؤ پر لگا دیا — دن رات خود کو مصروف رکھا۔ گھٹیا قسم کے گانے گائے اور آج اس کے پاس صرف "ملکہ ترنم" کا خطاب رہ گیا ہے — وہ نور جہاں کہاں ہے جس نے گایا تھا

جنم جنم کی پیاس بجھائے

کوئی آئے

اس نور جہاں کو کہاں سے ڈھونڈ کر لائیں جس کے لبوں سے

او جانے والے رے

ٹھہرو ذرا رک جاؤ

لوٹ آؤ!!

نکلا تھا۔ نسیم بیگم کو دیکھ

اس بے وفا کا شہر ہے اور ہم ہیں دوستو!

کے ناطے سے آج بھی یاد کیا جاتا ہے۔

رہی بات آپ کے آج کے گلوکاروں کی۔ جنہوں نے اپنا رنگ چھوڑ کر مغربیت کا رنگ اپنا لیا ہے۔ پوپ میوزک کے رسیا ہاتھوں اور جسم کی حرکات سے اپنے ہونے کا احساس دلانے کی طرف مائل یہ آج کے نئی نسل کے گلوکار — ان میں سے کتنے ہیں جنہوں نے اس فن کو باقاعدہ سیکھا — یہ سب حادثات کی پیداوار ہیں کسی



موسیقار خورشید انور

[illegible]

پوپ میوزک دراصل خواہش اور [illegible]

[illegible]

... کے احساس سے بہرہ ور ہو۔ جس نے ڈھولک بجائی وہ موسیقار — جس نے لے نکالی وہ گلوکار — اور جب یہ ہوگا تو پھر موسیقی روح کا عذاب ہی ہوگی۔

اب رجب علی کو لیں۔ وہ ایسے گھرانے سے تعلق رکھتا ہے جس کا موسیقی میں اپنا ایک مقام ہے۔ مہدی علی خان کا گھرانہ موسیقی کے ناطے اپنی ایک پہچان رکھتا ہے۔ رجب کا باپ غلام رسول کلاسیکل کا استاد ہے اور اس کے دو بھائی حمید علی اور فتح علی اسی میدان کے شہسوار ہیں لیکن رجب علی نے اپنی راہیں الگ کر لیں۔

وہ دوسروں کے رنگ میں رنگا ہوا ہے اس نے اپنی خاندانی روایات کو بالائے طاق رکھ دیا ہے اور خود کو مصروف رکھنے کے لئے جھوٹے سہاروں کی تلاش میں خود کو "لوز" گلوکار بنا دیا۔

لیکن آج بھی اگر میں اسے گلوکار کی حیثیت سے دیکھوں تو وہ مجھے اپنی غزلوں اور کلاسیکی گائیکی کی بنا پر ہی گلوکار لگتا ہے کہ میں اس کا تذکرہ کروں، ورنہ رجب علی کی کوئی حیثیت نہیں۔ بس وہ اپنے آپ کو مصروف اور زندہ رکھنے کے لئے گا رہا ہے — گانا اس کا خاندانی پیشہ ہے اور ورثے میں ملی ہوئی کسی بھی چیز کی ورثا کے نزدیک کوئی خاص اہمیت نہیں ہوتی۔ سو

رجب علی بھی بھول گیا ہے کہ وہ "خاندانی ورثے" کا امین ہے۔

ٹی وی کے چند پروگرام اور ریڈیو کے جنگلز اس کی ضرورت بن کر رہ گئے ہیں۔ مجھے کبھی کبھی اس نوجوان پر ترس آتا ہے کہ اس نے اپنے اندر کے فنکار کو مار کر رجب علی کو زندہ رکھا ہے۔

میں پوپ میوزک کا مخالف نہیں ہوں۔ یہ بھی ایک فن ہے لیکن چونکہ اس کا ہمارے کلچر اور ہماری تہذیب سے کوئی واسطہ نہیں اس لئے میں اسکو درست بھی نہیں سمجھتا۔

خورشید انور نے کہا۔

"موسیقی کی بنیاد ردھم ہے [illegible]

[illegible]

پرویز مہدی استاد کہلاتے ہیں۔ مہدی حسن کے شاگرد ہیں اور ان ہی کے رنگ میں گاتے ہیں [illegible]

[illegible] خیال پاپ ہو گئے ہیں۔

دراصل کلاسیکی موسیقی کو سمجھنے کے لئے انسان کا میچور ہونا ضروری ہے اور گانے والے کے پاس آواز بھی میچور ہی ہو تو وہ پسند کیا جاتا ہے جبکہ پوپ میوزک کے لئے آواز کا صرف اچھا ہونا ضروری ہے۔ سازوں میں دبی ہوئی آواز پر کسی کا دھیان ہی نہیں جاتا۔ بس دب دبا اور دھوم دھڑکے میں سسکاریوں اور اوئی ہائے سے محفل میں ہنگامہ بپا ہو جاتا ہے۔"

خورشید انور نے ذرا تلخ لہجے میں کہا اور میں نے محسوس کیا کہ ان کی اس بات میں تلخی کے ساتھ دکھ کا عنصر بھی شامل ہے کہ وہ خود کو موسیقار ہی سمجھتے ہیں اور ایسے کہ بھارت کے نامور موسیقار اور گلوکار بھی ان کا احترام کرتے ہیں اور ان کی فنی حیثیت کو تسلیم کرتے ہیں۔

انہوں نے مجھے "ثریا" کا ایک مضمون جو "سٹار اینڈ سٹائل" کے دسمبر کے شمارے میں چھپا، پڑھ کر سنایا جس میں ثریا نے خواجہ خورشید انور کے بارے میں لکھا تھا کہ

"خورشید عظیم موسیقار ہیں۔ وہ انسان بھی سچے ہیں کہ ایک سچا انسان ہی اتنا عظیم فنکار ہو سکتا ہے انہوں نے مجھے کبھی گلوکارہ تسلیم نہیں کیا تھا وہ کہتے تھے کہ میں صرف خوش گلو ہوں اس وجہ

سے گلوکارہ بن گئی۔ میں ان کے الفاظ کو رد نہیں کرتی کہ یہ الفاظ ایک عظیم موسیقار کے ہیں۔"

اور یہی خورشید انور ناہید اختر کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار یوں کر رہے تھے۔

"ناہید تازہ ہوا کا جھونکا تھی چند لالچی اور جاہل موسیقاروں نے تو کا پھیپڑا بنا دیا۔ اس کی آمد خوش آئند تھی لیکن اس کا حال مایوس کن ہے۔ اس نے بھی خود کو پیسے کمانے والی مشین بنا لیا ہے۔ ہاتھوں کی حرکات، آنکھوں کا مٹکانا اور سر کا ہلانا اس کے نزدیک کسی گلوکار کی مقبولیت کا راز ہے۔ ابتدا میں گائے ہوئے اس کے کچھ گیت مجھے پسند ہیں لیکن بعد میں وہ بھی روایات کا شکار ہو گئی۔"

خورشید انور نے کہا۔

"ناہید بھی بے استادی ہے۔ حالانکہ جہاں سے وہ آئی ہے وہاں بچیوں کو ۵ سال کی عمر میں ہی استاد رکھ دیا جاتا ہے لیکن وہ استاد صرف طبلے کی تھاپ پر فلمی گانوں کی تانیں لگانا بتاتا ہے — سو ناہید اختر تانیں لگاتی ہے۔ اگر تھوڑی سی کوشش کرتی تو اپنے لئے ایک الگ مقام بنا سکتی تھی۔

شازیہ کے بارے میں اتنا ہی کہوں گا کہ ایک اچھی آواز ہے۔ اگر اسے حالات سے لڑنا آتا ہوتا تو یقیناً آج وہ یوں بے نام نہ ہوتی۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے اس کے والد بھی ایک اچھے فنکار ہیں۔ ان کی تربیت کا شازیہ پر کچھ زیادہ اثر دکھائی نہیں دیتا — یا یوں کہہ لیں کہ ہم سب اپنی اپنی ضرورتوں کے محتاج ہیں اور ضرورتیں اکثر انسان کو مجبور کر دیتی ہیں — مجھے یہی لگتا ہے کہ شازیہ بھی ایسے ہی حالات کا شکار ہے — میں نے اسے زیادہ نہیں سنا اس لئے شازیہ کے بارے میں میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

ایس۔ ڈی۔ برمن نے خورشید انور کے بارے میں کہا تھا۔

"خورشید موسیقاروں کے موسیقار ہیں اور ایک خوبصورت استاد بھی۔"

آج وہی خورشید انور اپنے گھر میں مطمئن اور خوش ہیں کہ وہ موسیقی کے تابوت میں اپنے ہاتھوں کوئی کیل نہیں ٹھونکنا چاہتے — ایک بار پھر خورشید انور طویل مدت کے بعد پنجابی فلم "مرزا جٹ" کا میوزک ترتیب دے رہے ہیں۔ دیکھئے اب کی بار ان پر کیا بیتتی ہے۔

"غلام عباس، غلام علی، شوکت علی، اور اسد امانت علی ایسے فنکار ہیں جو کلاسیکل میں مقبول ہیں اور باوجود اس کے کہ پوپ میوزک کا آج کل بڑا زور ہے وہ اپنا انداز بدلنے کے لئے تیار نہیں۔ یہی ان کی پہچان ہے — ان میں سے شوکت علی واحد فنکار ہے جو فوک موسیقی کو زندہ رکھے ہوئے ہے اور بڑے خوبصورت انداز میں — وہ اپنے انداز کا واحد فنکار ہے۔

غلام علی۔ استادوں کے ہاتھ سے نکلا ہے۔ غزل کی گائیکی میں اس کا رنگ نکھر چکا ہے اور لوگ اسے پسند بھی کرتے ہیں۔

غلام عباس ابھی نوآموز ہے۔ مزید محنت کی ضرورت ہے [illegible]

یکسانیت کا شکار ہے اور شمسہ کنول کو ابھی سخت محنت کی ضرورت ہے کہ اس کی آواز میں میچورٹی نہیں۔

میں ان میں سے مہ ناز کے بارے میں بہت پرامید ہوں کہ اس میں وہ تمام صلاحیتیں ہیں جو کسی بھی گلوکار کو اس مقام تک پہنچا سکتی ہیں جس کا خواب لے کر وہ اس وادیٔ فن میں قدم رکھتے ہیں۔ نور جہاں کے بعد مجھے وہی ایک ایسی گلوکارہ دکھائی دیتی ہے جس کی آواز میں پختگی اور لچک ہے۔ "حیدر علی" کے لئے میں نے اس سے جتنے بھی گانے گنوائے وہ میری توقع کے عین مطابق تھے۔ مہ ناز مستقبل کی عظیم گلوکارہ دکھائی دے رہی ہے۔

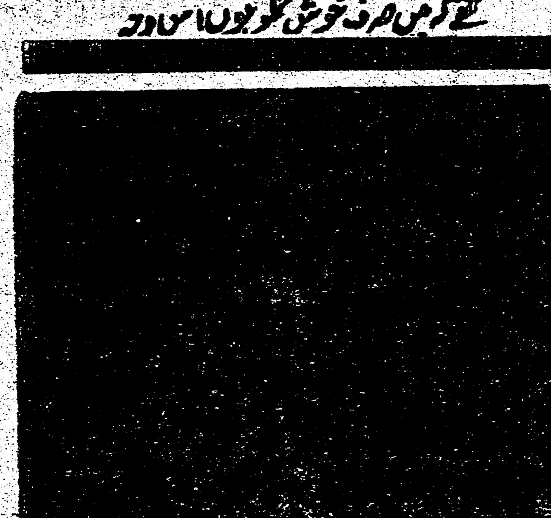
اے۔ نیر کو میرا مشورہ ہے کہ وہ پوپ میوزک کی بجائے اپنے ہاں کی موسیقی میں گائے تو ایک روز اپنا الگ اور منفرد مقام بنا لے گا۔

یہ تو تھی خورشید انور کی رائے جو اپنی جگہ بڑی اہم ہے لیکن اگر ان سب گلوکاروں کو یکجا کیا جائے تو ہمارے ہاں کی موسیقی میں صرف ایک گلوکار ہی ایسا نہیں ہے جسے موردِ الزام ٹھہرایا جا سکتا ہو۔ گانا جب حتمی شکل میں ہمارے سامنے آتا ہے تو اس وقت وہ کئی مشترکہ فنکاروں کی تخلیق کی صورت ہوتی ہے۔

ہمارے شاعر آج جو بھی لکھ رہے ہیں، کیا ان کا معیار کل کے تنویر نقوی، حمایت علی شاعر اور فیاض ہاشمی جیسا ہے — نہیں۔ تو پھر موسیقار وقت میں فرق دیکھ لیجئے

کل میں خورشید انور، رشید عطرے اور فیروز نظامی جیسے جوہر ہیں جو گانے والوں کے ساتھ ساتھ گیتوں کو بھی امر بنا دیتے تھے مجھے خورشید انور کی وہ باتیں صحیح لگتی ہیں کہ وہ فنکار ہے، سچا فنکار جس نے ساری زندگی اپنے اندر کے فنکار کی انا کی حفاظت کی ہے۔ وہ بھولتی نہیں گیا کہ فلم نگر والوں نے اسے نور جہاں کی سفارش پر بلایا تھا۔ آج وہی خورشید انور انا کی سولی پر لٹکا گھر بیٹھا ہے حالانکہ پھر اسے الگ دعوت نامہ بھی ملا لیکن اس نے انکار کر دیا۔ وہ اس فن کو جو اسے خدا کی طرف سے عطیہ کی صورت میں ملا ہے محض دولت کے لالچ میں ضائع کرنا نہیں چاہتا۔ ورنہ آج اس جیسے عظیم موسیقار کے پاس فلموں کی تعداد اتنی ہوتی کہ اس کا نام بھی ایم۔ اشرف اور طافو کے نام کے ساتھ آتا۔ لیکن آج وہ ان استادوں میں کبھی شمار نہ ہوتا اور نہ ہی ہندوستان کے موسیقار اس کو موسیقار اعظم تسلیم کرتے۔

[illegible]



دھوکہ دہی کے مقدمے میں گلوکارہ آسیہ کو عدالت میں پیش ہونے کا حکم دے دیا گیا

[illegible] مجسٹریٹ میاں [illegible] عدالت میں [illegible] گلوکارہ آسیہ کے خلاف [illegible] کی سماعت ہوئی۔ استغاثہ [illegible]

[illegible] کی جانب سے حاضر کیا گیا ہے فاضل عدالت نے آسیہ کو آج کے لئے طلب کیا تھا اس کے نام باقاعدہ طلبی نوٹس جاری کیا گیا مگر نوٹس کی تعمیل نہ ہو سکی۔ عدالت نے آسیہ کو دوبارہ حکم دیا ہے کہ وہ ۷ اکتوبر کو حاضر ہو۔ [illegible] الزام لگایا ہے کہ آسیہ نے فلم [illegible] میں کام کرنے کا معاوضہ ۔ [illegible] روپے طے کیا تھا جس میں سے ۲۵ ہزار روپے نقد پیشگی ادا کر دیئے گئے [illegible] ہزار روپے [illegible] فلم میں مزید کام کرنے سے انکار کر دیا اور دھوکہ دہی سے [illegible] رقم ہتھیا کر اسے نقصان پہنچایا۔

fortnightly
al-Hilal
VOL.9, NO. 14 25 ¢
SEPTEMBER 30, 1980
Phone: 424-1989, 493-4374
338 Hollyberry Trail
Willowdale, Ont.
Canada M2H 2P6

دہلی میں پاکستانی سفارتخانے پر ڈیڑھ سو افراد کا حملہ

عمارت کو گھیرے میں لے کر زبردست پتھراؤ کیا گیا۔ عمارت کو شدید نقصان۔ دو بسوں میں بھر کر آنے والے حملہ آوروں نے پاکستان کیخلاف نعرے لگائے سفارتی عملے نے پناہ لیکر جان بچائی

بھارت سے پاکستان کا زبردست احتجاج پولیس حملہ آوروں کے جانے کے بعد پہنچی

نئی دہلی ۔۔۔ پی پی آئی (ریڈیو رپورٹ) نئی دہلی میں پاکستان کے سفارتخانے پر کل ڈیڑھ سو سے زائد افراد نے حملہ کر دیا اور عمارت کو شدید نقصان پہنچایا۔ حملہ آوروں نے پاکستان اور حکومت پاکستان کے خلاف اشتعال انگیز نعرے لگائے۔ حکومت پاکستان نے آج بھارتی حکومت سے اس اشتعال انگیزی پر شدید احتجاج کیا اور اسلام آباد میں بھارت کے ناظم الامور کو احتجاجی مراسلہ دیا گیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق کل رات ... [illegible]

... پتھروں، اینٹوں اور شیشے کی کرچیوں سے پٹا پڑا تھا۔ اسلام آباد میں بھارت کے ناظم الامور کو آج دفتر خارجہ میں طلب کیا گیا اور بھارتی باشندوں کے ہجوم کے پاکستانی سفارتخانے پر حملے کے خلاف بھارتی حکومت سے شدید احتجاج کیا گیا۔ نئی دہلی میں بھی پاکستان کے سفیر جناب عبدالستار نے اسی نوعیت کا احتجاج کیا ہے اور سفارتی نمائندوں کی جان و مال کے تحفظ کے لئے بھارت کی حکومت کی توجہ مبذول کرانے کی کوشش کی ... [illegible]

... عمل دخل کے الزام کا ثبوت پیش کیا جائے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ اس قسم کے منفی پروپیگنڈے سے بھارت اور پاکستان کے تعلقات معمول پر لانے کی کوششیں متاثر ہوں گی۔

... تک نظر نہیں آیا۔ حملہ آور عمارت کو نقصان پہنچا کر انہی بسوں میں بیٹھ کر اطمینان سے رخصت ہو گئے۔ ان کے جانے کے بعد پولیس پہنچی اور ملبہ صاف کیا۔ لیکن سفارتخانے کا احاطہ آج صبح تک ...

پاکستان دس سال میں تیل کی پیداوار میں خود کفیل ہو جائیگا، عالمی بنک کی رپورٹ

توانائی کے ذخائر کی ترقی کے لیے عالمی بنک کی طرف سے ۱۳ ارب ڈالر کا قرضہ

ایندھن کے وسائل کی ترقی کے لیے ترقی پذیر ملکوں کو ۲۵ ارب ڈالر قرضہ دیئے جائیں گے

اسلام آباد ۔۔۔ عالمی بنک کے ... [illegible]

... ڈاکٹر ... انہوں نے ترقی پذیر ملکوں میں ایندھن کے بارے میں جامع رپورٹ تیار کی ہے انہوں نے بتایا کہ اس رپورٹ میں یہ امید ظاہر کی گئی ہے کہ پاکستان آئندہ دس سالوں میں تیل کے معاملے میں خود کفیل ہو جائے گا انہوں نے کہا کہ ...

زکوٰۃ کی رقم فقہ کے اصولوں کے مطابق خرچ کی جائے گی

مفاد پرست عوام کو گمراہ کرنے کے لیے زکوٰۃ کے بارے میں بے بنیاد پروپیگنڈہ کر رہے ہیں تمام مسائل الگ الگ فقہ کے مطابق حل کئے جائینگے زکوٰۃ کمیٹی سے صدر ضیاء کا خطاب

حکومت نے نظام زکوٰۃ کو مستقل نافذ کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے

زکوٰۃ کی رقم ضرورتمندوں تک پہنچانا دینی فریضہ ہے، سماجی برائیوں کو مٹانے کیلئے عوام تعاون کریں

اسلام آباد ۔۔۔ پی پی آئی / اے پی پی صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے کہا ہے کہ حکومت ملک میں زکوٰۃ کا نظام رائج کرنے اور اسے مستقل صورت دینے کا تہیہ کئے ہوئے ہے ... [illegible]

... لیکن ہم نیک نیتی اسے پورے خلوص اور انہماک کے ساتھ نافذ کرنے کی ہے۔ حکومت نے پہلی قسط کے طور پر ... کروڑ روپے تک زکوٰۃ تقسیم کی ... [illegible]

مراد آباد میں مسلم محلوں پر بلوائیوں کے حملے متعدد مکانات نذر آتش

صورت حال پولیس کے قابو سے باہر ہو گئی غیر معینہ مدت کیلئے کرفیو لگا دیا گیا علی گڑھ میں بھی کشیدگی برقرار رہی

نئی دہلی ۔۔۔ ریڈیو رپورٹ مراد آباد میں آج جگہ جگہ فسادات ... کرفیو لگا دیا گیا آل انڈیا ریڈیو کی اطلاع کے مطابق آج مراد آباد کے ... محلوں میں فرقہ وارانہ فسادات ہوئے اور بلوائیوں نے کئی مکانوں کو آگ لگا دی پولیس اور بارڈر سیکورٹی فورس کے دستوں پر پتھراؤ کیا گیا۔ پولیس اور فوج کی مزید کمک فساد زدہ علاقوں میں بھیجدی گئی ہے۔ لکھنؤ میں سرکاری ترجمان نے بتایا ہے کہ آج مراد آباد میں تازہ فسادات کے بعد ...

افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ ضلعی حکام سے کہا گیا ہے کہ سماج دشمن عناصر پر کڑی نظر رکھیں اور فسادات کا سلسلہ بند کرانے کے لیے موثر اقدامات کئے جائیں ... علی گڑھ کے طلبہ کے ایک وفد نے آج نئی دہلی میں وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی سے ملاقات کی اور ان کو علی گڑھ کی صورتحال سے آگاہ کیا علی گڑھ میں فسادات کی نئی لہر کے بعد بدستور کرفیو نافذ ہے اور شہر میں فوجی دستے گشت کر رہے ہیں۔

پاکستان کو جدید امریکی جنگی طیارے ایف ۱۵ یا ایف ۱۶ کی فراہمی ابھی ممکن نہیں

امریکہ پاکستان کو ایف ۵ ای جنگی طیارے خریدنے کی ترغیب دے رہا ہے پاکستان فرانس سے ۳۲ میراج طیارے حاصل کریگا، واشنگٹن پوسٹ

نئی دہلی ۔۔۔ یو این آئی بھارتی روزنامہ انڈین ایکسپریس ... [illegible]

فضائیہ میں چینی ساخت کے ۱۴۰ مگ ۱۹ طیارے ہیں جو "سائڈ وائنڈر" میزائلوں سے لیس ہیں۔ علاوہ ازیں اس فضائیہ میں امریکی ساخت کے سیبر جیٹ بھی ہیں، تاہم پاکستان سیبر جیٹ طیاروں کے تین سکواڈرن پرواز کی ڈیوٹی سے ہٹا رہا ہے، کیونکہ جنگ کوریا کے زمانے کے یہ طیارے پرانے ہو چکے ہیں اور جنگ کے لیے ناکارہ ثابت ہو چکے ہیں ... طیاروں کے مقابلے میں موثر ثابت ہو سکتے ہیں جو افغانستان اور بھارت کے پاس ہیں۔ علاوہ ازیں ایف ۵ ای قسم کے طیارے زمینی فوجی دستوں کو بھی مدد فراہم کر سکتے ہیں، اس کے برعکس پاکستان نے ایف ۱۵ یا ایف ۱۶ قسم کے طیارے خریدنے کی خواہش کا اظہار کیا ...

ہے، ایسے ایک طیارے کی قیمت دو اور تین کروڑ ڈالر کے درمیان ہے، اس سلسلے میں امریکہ کا موقف یہ ہے کہ پاکستان کو ایسے طیاروں کی فروخت ناممکن ہے کیونکہ ابھی تک ایسے طیاروں کے لیے امریکہ اور نیٹو کی ضروریات ہی پوری نہیں ہوئیں اور پاکستان جیسے ملک کے لئے یہ طیارے ۱۹۸۰ء کی دہائی تک قابل فروخت نہیں ہوں گے۔ علاوہ ازیں اقتصادی مسائل کے ... عرب اس بات پر غور کر رہا ہے کہ پاکستان کو ۵ کروڑ ڈالر دیئے جائیں ... شاہی خاندان اور مقامات مقدسہ کی حفاظت کے لئے پاکستانی فوج کی ایک بڑی تعداد متعین کی جائے ...

... حاصل کرے گا۔ ان طیاروں کی مالیت ۳۲ کروڑ ڈالر ہو گی۔ روزنامے کے مطابق پاکستان کے پاس پہلے ہی تقریباً ۷۵ میراج طیارے ہیں، جن میں سے چند ... جاسوسی کرنے والے ... پاکستان کے پاس جنگ میں حصہ لینے والے کل ۲۵۶ طیارے ہیں۔ پاک ...

روس نے کیوبا اور معاہدہ وارسا کے رکن ممالک کی افواج کی مدد طلب کر لی

افغانستان میں سخت لڑائی ہو رہی ہے ۔ ببرک کارمل کا اعتراف

روسی فوج کی تازہ کمک افغانستان پہنچ گئی ۔ جدید ہیلی کاپٹر اور ہلکی بکتر بند گاڑیاں بھیجی جا رہی ہیں

امریکی سینیٹ کے ۲۲ ارکان نے یہودیوں سے رقوم وصول کی ہیں

واشنگٹن ۔۔۔ جماعت ... امریکی سینیٹ کے ۲۲ ارکان ... [illegible]

کابل ۔۔۔ ... افغانستان میں روسی فوج نے ... شمالی علاقے میں حریت پسندوں کے خلاف ... [illegible]

... افغان فوج کے درمیان لڑائی ... جاری ہے ... افغان شہروں کے مقابلے میں ... مجاہدین کی ... [illegible]

بھارت میں مسلمانوں کی نسل کشی پر اظہار تشویش

... سردار محمد خان نے ... بھارت ... مسلمانوں کی نسل کشی پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے ... [illegible]